عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۱۸

اسلام میں عورت کا مقام

آہ! شیخ الحدیث

حضرت مولانا

عبدالحق صاحب مرحوم

اکوڑہ خٹک

اکرم عربی کی تحریف قرآن پر ایک نظر

ختم نبوۃ کانفرنس لندن کی جھلکیاں

أَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

ساتویں سالانہ کُل پاکستان ختمِ نبوّت کانفرنس

بتاریخ ۱۳ ، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء
بمطابق یکم و ۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ
بروز
جمعرات ، جمعۃ المبارک

بمقام
مُسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدّیق آباد

زیرِ صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحادِ ملی کا سینا ر ثابت ہوگی
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرینِ امت، رہنمایانِ قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے

ملتان	۴۰۹۷۸
فیصل آباد	۲۴۷۰۰ ، ۳۳۵۲۲
سرگودھا	۶۰۴۷۴
ربوہ	۴۶۶
لاہور	۵۳۴۳۳
گوجرانوالہ	۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب	۷۲۹
سیالکوٹ	۸۲۲۶۳
راولپنڈی	۵۵۱۷۵
اسلام آباد	۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان	۳۳۵۳ ، ۴۴
ڈیرہ اسماعیل خان	۳۶۶۱
بہاولپور جی پی او	۲۷۹۵
بہاولنگر	۵۵۳
رحیم یار خان	۳۰۱۸
پشاور	۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم	۵۱۳
حیدرآباد	۸۴۳۸۶
نوابشاہ	۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری	۶
احمد پور شرقیہ	۹۰۲
چنیوٹ جامع مسجد بخاری ہال اشفاق	
خانیوال	۷۲۹
ہری پور	۴۳۸۶
دیپالپور	۳۱۵
صادق آباد	۲۵۱۱
بھکر	۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی	۳
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد	۲۸۲۲
اٹک	۲۸۶۲
جھنگ	۲۸۶۹ ، ۳۲۹۵
سکھر	۸۵۹۱۳ ، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ	۷۱۱۶۴ ، ۷۰۹۳۷ ، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۷۱۱ ، ۲۸۱۱

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۷ تا ۲۳ صفر ۱۴۰۹ھ شمارہ نمبر ۱۸ مطابق ۳۰ ستمبر تا ۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد منظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انکار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف الازہری
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــــ دین محمد فریدی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشش ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
ــــ فون: ۷۱۱۹۶۱ ــــ

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۰/- روپے
سہ ماہی ۲۵/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ ”
ایشیا ــــ ۳۷۵ ”

آہ! شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم (اکوڑہ خٹک) کی وفات

آپ کے انتقال پُرملال کی خبر سُن کر مسلمانوں اور علمی حلقوں میں غم و اداسی کی لہر دوڑ گئی۔ اگرچہ مولانا عبدالحق صاحب کا انتقال بھی ایک ذی روح انسان کا وصال تھا۔ جو امرِالٰہی کے تحت انتہا تک پہنچنا ضروری تھا۔ اور یہ ارشادِ خداوندی ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے لیکن بعض اموات صرف اپنی ذات تک محدود ہوتی ہیں اور بعض لوگ اہلِ خانہ کو افسردہ چھوڑ جاتے ہیں لیکن بعض حضرات وہ ستودہ صفات کے مالک ہوتے ہیں جن کی موت پوری کائنات کی موت ہوتی ہے۔ یوں ارشاد ہوتا ہے موت العالم موت العالم۔ عالم کی موت جہان کی موت ہے۔ انہی بزرگ ہستیوں میں سے ایک مولانا عبدالحق صاحب مرحوم بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیچھے کروڑوں مسلمانوں کو سوگوار چھوڑا ہے لیکن دلی صدموں کا پہنچنا فطرتِ انسانی ہے۔ ورنہ قضائے الٰہی بلا امتیاز ہر ایک کے دروازے پر دستک دیتی ہے۔ ایک ادنیٰ آدمی سے لیکر ایک عظیم پیغمبر تک سب نے اسی لمحۂ فنا سے گذر آ ہے گذر چکے ہیں اور گذر رہے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملقیکم۔ جس موت سے تم راہِ فرار اختیار کرتے ہو وہ تمہیں ضرور پالے گی اور ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمہ: تم اگر مضبوط قلعوں میں بھی ہوں گے تو موت تمہیں آچک لے گی۔

حکیم جالینوس کے متعلق کتابوں میں ملتا ہے کہ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد ان دو گولیوں کو بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کریں بیٹوں نے باپ کے انتقال کے بعد وصیت کے مطابق ایک گولی کو چلتے ہوئے پانی میں ڈالا وہ منجمد ہو گیا۔ دوسری گولی کو لوہے پر ڈالا وہ پگھل گیا اور بہنے لگا۔ حکیم جالینوس لکھتا ہے کہ مجھے وہ حکمت و دانائی دی گئی ہے۔ اگر میں چاہوں تو پانی کو روک دوں اور اگر چاہوں تو لوہے کو پگھلا کر پانی کر دوں۔ لیکن موت ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے نہ کوئی بچ سکا ہے اور نہ بچ سکتا ہے۔ اس لئے موت اک وہ بین الاقوامی حقیقت ہے کہ جس کے وقوع پر کسی کو انکار نہیں۔ البتہ بعض مرنے والوں کے فراق میں فطری تکلیف تو ہوتی ہی ہے۔ لیکن وہ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ آج اگرچہ مولانا عبدالحق صاحب عرف مولانا سمیع الحق صاحب اور اہلِ خانہ کو ہی داغِ مفارقت نہیں دے گئے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کو یتیم چھوڑ گئے ہیں۔ لیکن ان کے کارہائے نمایاں آج بھی زندہ و تابندہ ہیں اور قیامت تک گلستانِ شریعت میں لگائے ہوئے پودے (یعنی علماء کرام) اور کتابوں میں محفوظ گنج ہائے معرفت مخلوقِ خدا کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

مولانا عبدالحق صاحب صرف عالم ہی نہیں تھے۔ بلکہ آپ مجاہد، مفکر، محقق، مدبر، مصنف عمیق الفکر، دقیق النظر، روحانی پیشوا اور متبحر عالم تھے۔ مولانا کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہمارا قلم شرمسار ہے اور کانپ رہا ہے کہ اس زہد و تقویٰ کے پہاڑ کو کیسے خراجِ عقیدت پیش کرے۔ جس کے تقدس و آداب بجا لانے کے لئے اولیاء امت اور جید علماء کرام زانوئے تلمیذانہ تہہ کئے ہوتے ہوں اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوں۔ اور العلماء ورثۃ الانبیاء کا تمغۂ اعزاز حاصل کر چکے ہوں۔ ان کے متعلق کچھ لکھنا، چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق ہے بھلا خاک را چہ نسبت با عالمِ پاک اور ہم جب الحق رسالے کو کھولتے ہیں تو اس میں "صحبت با اہلِ حق" یعنی افاداتِ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے عنوان سے چھپنے والے انمول موتیوں سے جو روحانی سکون ہوتا ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں اور آپ اس سادہ مگر پُروقار مجلس میں علمی مشکلات کو سیکنڈوں میں حل کر کے حیران کر دیتے تھے۔ لیکن آہ۔ وہ زور ور جوان جنہیں کہتے پہاڑ تھے جب آئی موجِ حادثہ تنکے سے بہہ گئے

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کی ترویجِ شریعتِ مطہرہ کیلئے انتھک اور پُرخلوص محنت آپ کا عظیم ورثہ ہے۔ آپکو مجاہدینِ افغانستان سے بہت پیار تھا مسئلہ ختمِ نبوت کے آپ عاشق تھے آپ کے وصال سے ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور پسماندگان کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

جوانانِ ختمِ نبوّت سے

اکبر ملیانوالوی

اندھیرا بڑھ رہا ہے، کفر و باطل کا فضاؤں میں
ذرا زہر پھیلایا ہے شیطان نے ہواؤں میں
مکدّر کر رہا ہے اُفقِ ہستی کو غبار، اب تک
رسُولِ حق کی حرُمت کی جبیں ہے داغدار اب تک
جہالت کر رہی منتشر ملّت کا شیرازہ
لگایا جا رہا ہے زخم، جسمِ قوم پر تازہ
سیاست نے رسُولِ پاک ص کا ناموس بیچا ہے
دیا مٹی کا لیکر، قیمتی فانوس بیچا ہے

قیادت جھک گئی جب بھی درِ سرمایہ داری پر !
فلک نے پھُول برسائے تمہاری جاں نثاری پر

جہاں میں جب بھی حرف آیا ہے ناموسِ رسالتؐ پر
لٹُا دی ہے متاعِ زندگی تم نے شہادت پر
اُٹھو، اے جاں نثارو! کفر پھر ہنگامہ آرا ہے
تمہیں ختمِ نبُوّت کے شہیدوں نے پکارا ہے
بخاری کی فسردہ زندگی فریاد کرتی ہے !
فقیرِ رہ نشین کی بے بسی، فریاد کرتی ہے
جوانو! آج تم سے روحِ افضلؒ حق کہتی ہے
رسُولِ پاکؐ کی اُمت ابھی تک ظُلم سہتی ہے

تمہیں ہو پاسباں سرمایۂ نورِ حقیقت کے !
محافظ ہو تمہیں دنیا میں ناموسِ رسالتؐ کے

تمہیں سے آج ایثار و وفا کا نام زندہ ہے
خداوندِ جہاں کا آخری پیغام زندہ ہے
تمہیں نے "انتم الاعلون" کی تفسیر بننا ہے
"خلافت راشدہ" کے وقت کی تصویر بننا ہے
بچا لو کشتیِ اسلام کو باطل کے طوفاں سے
بچا لو دین کی حرُمت کو دستِ وبُردِ شیطاں سے

بچا لو شیشۂ دل کو غبارِ بے ایمانی سے
بچا لو قوم کو دجلِ "مسیحِ قادیانی" سے

المرسل : حافظ عبدالمتین شکر گڑھ

وفائے عہد

مرسلہ: حافظ عبدالماجد فاروقی — ہارون آباد

ایک دن حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا سادہ دربار سرگرم انصاف و عدل تھا۔ اکابر صحابہ موجود تھے اور مختلف معاملات پیش ہو کر طے ہو رہے تھے کہ ناگہاں ایک خوش رو نوجوان کو دو نوجوان پکڑے ہوئے لائے اور فریاد کی کہ یا امیر المومنین اس ظالم سے ہمارا حق دلوایئے، اس لئے کہ اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو مار ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے اس نوجوان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ہاں تو دونوں کا دعویٰ سن چکا۔ اب بتا کیا جواب ہے؟ اس نے نہایت ہی فصاحت و بلاغت سے پورا واقعہ بیان کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہاں مجھ سے جرم ضرور ہوا ہے، میں نے طیش میں آکر ایک پتھر کھینچ مارا جس کی ضرب سے وہ پیر ضعیف مر گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تو تجھے اعتراف ہے۔ لہٰذا اب قصاص لازمی ہو گیا اور اس کے عوض تجھے اپنی جان دینی ہوگی۔ جوان نے سر جھکا کر عرض کیا: مجھے امام کے حکم اور شریعت اسلام کے فتویٰ ماننے میں کوئی عذر نہیں، صرف ایک بات کی درخواست ہے۔ ارشاد ہوا وہ کیا ہے؟ عرض کیا میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے جس کے والد مرحوم نے کچھ سونا چھوڑا تھا اور میرے سپرد کیا تھا کہ وہ بالغ ہو تو اس کے سپرد کر دوں۔ میں نے اس سونے کو ایک جگہ زمین میں دفن کر دیا اور اس کا حال سوائے میرے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اگر وہ سونا اس کو نہ پہنچا تو قیامت کے دن میں ذمہ دار ہوں گا۔ اس لئے تین دن کی مہلت پر چھوڑ دیا جاؤں۔ جناب عمرؓ نے اس بارے میں سر جھکا کر ذرا غور فرمایا اور پھر سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اچھا کون ضمانت دیتا ہے کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کے لئے چلا آئے گا؟ فاروق اعظمؓ کے اس ارشاد پر اس نوجوان نے چاروں طرف دیکھا اور حلقہ کے چہروں پر ایک سرسری نظر ڈالی اور حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ میری ضمانت کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: ابوذر! تم ضمانت کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: بے شک میں ضمانت کرتا ہوں کہ یہ نوجوان تین دن کے بعد حاضر ہو جائے گا۔ یہ ایسے جلیل القدر صحابیؓ کی ضمانت تھی کہ حضرت عمرؓ بھی راضی ہو گئے۔ ان دونوں مدعی نوجوانوں نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی اور وہ شخص چھوڑ دیا گیا۔ اب تیسرا دن تھا۔ حضرت عمرؓ کا دربار بدستور قائم ہوا۔ تمام جلیل القدر صحابہؓ جمع ہوئے، وہ دونوں نوجوان بھی آئے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ بھی تشریف لائے اور وقت مقررہ پر مجرم کا انتظار کیا جانے لگا۔ اب وقت گزرتا جا رہا ہے اور اس مجرم کا پتہ نہیں۔ صحابہؓ میں ابوذرؓ کی نسبت تشویش پیدا ہو چلی ہے۔ دونوں نوجوانوں نے بڑھ کر کہا: اے ابوذر! ہمارا مجرم کہاں ہے؟ انہوں نے کمال استقلال اور ثابت قدمی سے جواب دیا۔ اگر تیسرے دن کا وقت مقررہ گزر گیا اور وہ نہیں آیا تو خدا کی قسم میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔ عدالت فاروقی بھی جوش میں آئی۔ [illegible] اگر وہ نہ آیا تو ابوذر کی نسبت وہی کارروائی کی جائے گی جس کی شریعت اسلامی متقاضی ہوگی۔ یہ [illegible] ہی صحابہ میں تشویش پیدا ہو گئی۔ بعض آبدیدہ اور بعض کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ مجبور ہو کر لوگوں نے دونوں مدعیوں سے کہنا شروع کیا کہ تم خون بہا قبول کر لو۔ انہوں نے قطعی طور پر انکار کیا کہ ہم خون کے بدلے خون ہی چاہتے ہیں۔ غرض لوگ اسی پریشانی میں تھے کہ ناگہاں وہ مجرم نمودار ہوا۔ مگر اس حالت میں کہ پسینے میں ڈوبا ہوا اور سانس پھولی ہوئی تھی۔ وہ آتے ہی حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے آیا، خندہ جبینی سے سلام کیا اور عرض کیا: میں نے اس بچے کو اس کے ماموں کے سپرد کر دیا اور اس کی جائیداد انہیں بتا دی۔ اب آپ جو خدا اور رسولؐ کا حکم ہو بجا لائیں۔ اب حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: امیر المومنین! خدا کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے؟ اور نہ اس روز سے پہلے اس کی صورت کبھی دیکھی تھی۔ مگر اور سب کو چھوڑ کر مجھے اس نے اپنا ضامن بنایا تو مجھے انکار کرنا مروت کے خلاف معلوم ہوا اور اس کے بشرے نے یقین دلایا کہ یہ شخص اپنے عہد میں سچا ہوگا۔ اس لئے ضمانت کر لی۔ اس کے آپہنچنے سے حاضرین میں ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا تھا کہ دونوں مدعی نوجوانوں نے خوشی میں آکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کیا۔ سب کی طرف سے ایک نعرۂ مسرت بلند ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ مارے خوشی کے چمکنے لگا۔ مدعی نوجوانو! تمہارے باپ کا خون بہا میں بیت المال سے ادا کروں گا۔ اور تم اپنی اس نیک بختی کے ساتھ فائدہ اٹھاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا: امیر المومنین! ہم اس حق کو خالص خدا کی خوشنودی کے لئے معاف کر چکے۔ لہٰذا اب ہمیں کچھ لینے کا حق نہیں ہے اور نہ لیں گے۔ غرض اس عجیب و غریب وفائے عہد کا واقعہ اس مسرت و شادمانی پر ختم ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و پیش گوئیاں

امام طحاویؒ اور طبرانیؒ نے اسماء بنت عمیسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے قریب مقام صہباء میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران آپؐ پر وحی نازل ہوئی، آپؐ سر مبارک حضرت علیؓ کے زانو پر رکھ کر سو گئے۔ حضرت علیؓ نے عصر کی نماز ابھی نہیں پڑھی تھی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کی وجہ سے حرکت نہ کی۔ جب آفتاب غروب ہونے لگا تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں،

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائی کہ

”الٰہی! یہ علی تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں مشغول تھے، تو سورج واپس لوٹا دے۔“

اسماءؓ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا آفتاب غروب ہونے کے بعد پھر نکل آیا اور اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی،

اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے چنانچہ ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن بہت سے محققین محدثین نے صحیح کہا ہے امام سیوطیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ”کشف اللبس فی حدیث رد الشمس“ رکھا ہے۔ اور اس حدیث کو بہت سی سندوں سے روایت کر کے صحیح ثابت کیا ہے اور اس حدیث کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہے،

بیہقی نے عثمان بن ابی العاصؓ کی ماں فاطمہ بنت عبداللہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت میں وہاں موجود تھی۔ آپؐ جس وقت پیدا ہوئے میں نے دیکھا سارا گھر نور سے بھر گیا اور ستارے اس قدر قریب آ گئے تھے کہ اس امر کا گمان ہوا کہ یہ تارے اب گر پڑیں گے

بیہقیؒ، صابونی، خطیبؒ اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے۔ عباس کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا اسلام لانے کا سبب آپؐ کی نبوت کی ایک علامت ہوئی ہے وہ علامت یہ تھی کہ جس وقت آپؐ اپنی ابتدائی عمر میں اپنے پنگھوڑے میں آرام فرمایا کرتے تھے اور آپؐ چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے تو جس طرف آپؐ اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کیا کرتا تھا، چاند مجھے رونے سے باز رکھتا تھا۔ اور جب چاند عرش کے نیچے، سجدہ کے لیے گرتا تھا تو میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا،

صابونیؒ کا بیان ہے کہ یہ روایت معجزات میں حسن ہے۔

بیہقی ابن جریر، اور ابن منذر، طبرانی، ابن الشیخ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی :-

ترجمہ: ”اے خدا! اگر مسلمانوں کی اس جماعت کو تو ہلاک کر دے گا تو دنیا میں عبادت کرنے والا ایک بھی نہ رہے گا:“

اس دعا کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ سے کہا کہ مٹھی بھر مٹی یا کنکریاں لے کر کافروں پر ماریئے، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس مٹھی بھر کنکریوں اور مٹی سے تمام کافروں کی آنکھیں اور نتھنے بھر گئے، وہ سب شکست کھا کر بھاگے، آنحضورؐ کے حکم سے صحابہؓ نے کفار پر سخت حملہ کیا، بہت سے ائمۃ الکفر یعنی کفار کے سردار مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے اور کافروں کا بقیہ لشکر بھاگ گیا۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کے لیے یہ آیت اتری

ترجمہ: (یعنی تم نے نہیں اللہ ہی نے ان کو قتل کیا اور تم نے مٹی و کنکریاں نہیں ماریں بلکہ اللہ نے ان کو مارا)

مسلم میں حضرت عباس سے روایت ہے کہ یہی معجزہ غزوہ حنین میں بھی ظاہر ہوا کہ جب خوب گھمسان کی لڑائی گرم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لے کر کافروں کی جانب پھینکیں، کنکریاں پھینکتے وقت آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم کفار بھاگ گئے، چنانچہ کنکریاں پھینکتے ہی کفار ٹھنڈے پڑ گئے اور شکست کا اثر نمایاں ہو گیا، سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکتے ہوئے فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ (پست اور رسوا ہوئے کفار کے چہرے) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کفار کی آنکھوں میں دھول اور کنکریاں بھر گئیں، اور وہ سب آنکھیں ملتے ہوئے ہزیمت خوردہ ہو کر بھاگے

چوہدری افضل حق نے فرمایا

از مولانا منظور احمد الحسینی

قوموں کا بگڑ کر بننا اور تحریکوں کا رک کر چلنا مشکل ہوتا ہے میدان جنگ میں ایک چال چوک جانے سے بھاگڑ مچ جاتی ہے۔

لیڈر کو آبرو بنانے میں مدت لگتی ہے مگر کوڑی کوڑی جمع کی ہوئی دولت چٹکی بجانے میں اڑائی جا سکتی ہے ایک جھوٹا مگر دل لگتا الزام برسوں کی تکلیف سے حاصل کی ہوئی شہرت کو خاک میں ملا سکتا ہے۔

مسلمان کام کرتے وقت انجام نہیں سوچتے اور بات بگڑ جانے کے بعد زیادہ افسوس نہیں کرتے اس لئے مسلمانوں کی تحریکیں اکثر اندھے کی لٹھ ہوتی ہے جن کا وار عموماً خالی جاتا ہے۔

فوج میں بہادری کے ہزاروں جوہر ہوں مگر کمان کرنے والے جرنیل ہم خیال نہ ہوں تو قوت کمزور ہو جاتی ہے مسلم عوام ہر چند غیر منظم ہیں لیکن وہ دوسری قوموں سے زیادہ مذہب کی پاسداری کرتے ہیں اگر انہیں نظام میں شامل ہو کر زندہ رہنے کا شعور آ جائے تو دنیا کی کوئی قوم ان کا کیا مقابلہ کرے گی۔

سیاست سیدھی راہ نہیں کہ سرپٹ گھوڑا دوڑایا گیا اس میں بہت پیچ و خم ہیں یہاں تدبیر اور اسباب کی فراہمی سے تقدیر بنتی ہے تیاریوں سے غافل اور عقل سے فارغ قوم کا خدا پر بھروسہ بے معنی ہے خدا ہمیشہ با تدبیر اور ہوشیار رہ کر کام کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

مسلمان جوانوں کا تصور جب خود مجھے آتا ہے تو میں انہیں کھیت سے کتاب سے حتیٰ کہ رب کا وقت ضائع کرتے پاتا ہوں یا شہر کی گلیوں میں سگریٹ سلگائے آوارہ پھرتے دیکھتا ہوں کتنے شرم کی بات ہے؟ جبیں پسینہ ہوتی

سے زیادہ مفتی ہونا چاہئے تھا۔ وہ نکھٹو نکموں کی طرح ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر دوسرے کے آسرے زندہ ہیں ایسے لوگوں میں روح جہاد اور روح تبلیغ ڈھونڈنا وقت کو ضائع کرنا ہے ہر مسلمان اپنے طرز عمل پر غور کرے کہ اس نے اسلام کی ترقی کے لیے کبھی کام کیا؟ یا آئندہ اولاد میں کوئی ایسا جذبہ پیدا کر رہے ہیں کہ اپنی زندگی خدمت خلق کے لئے وقف کر دیں اگر کھیت پر بیل ٹھیک نہ چلے تو بیچنے والے کو گالی دی جاتی ہے بچہ بداخلاق ہو تو ماں باپ پر الزام دھرا جاتا ہے اسی طرح بداطوار مسلمان اپنے روحانی بزرگوں کی بدنامی کا باعث ہیں۔

آخر ہم کو کیا ہو گیا ہے میں نے علمائے دین کو دیکھا ہے جن کی روح تبلیغ کا شہرہ ہے کہ عمر بھر سے فاکروب گھر پر آتا ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اور زندگی میں ایک دن اسے کلمے کی تبلیغ کر دیں ساری عمر غیر مسلم ہمسایہ پہلو میں بستا ہے لیکن ایک لمحہ یہ خیال نہیں آتا کہ چلو چل کر اسلام کی خوبی اس کے ذہن نشین کریں دوسروں پر اثر ڈالے تو وہ اُٹھے جس نے خود مذہب کا اثر قبول کیا ہو اسے کاروبار سے فرصت ہو تو دین کی حقیقی ضرورتوں کی طرف دھیان جائے نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب تبلیغی اور جہادی روح سے محروم ہو گیا ایسی سوسائٹی تالاب کا پانی ہے جس کا کہیں نکاس نہ ہو اور گندہ ہو کر گندی مچھلیاں اور زہریلے مچھروں کی پرورش گاہ بنجائے بس ہم اپنی بدعملی کے لحاظ سے اسلام کی جبیں پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔

" پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بچانا اور اسلام کو بلند کرنا چاہتے ہو تو زندگی کا پروگرام بناؤ اور نئے عزم کے ساتھ دنیا میں کام کرنے اُٹھو۔"

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مکمل ہوا آپ نے لانبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کا اعلان کر کے دنیا کو اتحاد کا مژدہ سنایا آئندہ نبیوں کی بنا پر قوموں کی تربیت ختم ہو گئی اور ایک محکم دین کی طرف آ دیہ سب کے حالات کے مطابق ہے۔

بہت ہیں جنہوں نے دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کو فروخت کر دیا دین فروشوں کا گروہ ہر زمانے میں موجود رہا ہے قوموں کے زوال میں اس گروہ کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے ڈرنا اور ہمت ہار دینا عیب ہے۔ ڈرنا اور پیچھے سے زیادہ چوکنا ہو کر مقابلہ کرنا بڑی خوبی ہے۔

احکام سے بغاوت پر کیوں آمادہ ہو گئیں؟ تمہارا ضمیر کیوں سو گیا؟ تمہارا دینی جذبہ کیوں سرد پڑ گیا؟

اٹھو! حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو جاؤ کہ اسی میں ہم سب کی دنیا و آخرت میں بھلائی ہے رنگینی دنیا میں کھو کر ہم اپنی حقیقت بھول گئے۔

تین چیزیں تین چیزیں ایسی ہیں جو ان کے بھیجنے والے کی عقل کا اندازہ ظاہر کر دیتی ہیں۔ ہدیہ، مکتوب، ایلچی۔ (یحییٰ بن خالدؒ)

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نماز نہ پڑھنا اور نماز پڑھنے والے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

مرسلہ: جاوید اختر چشتی ـ رحیم یار خان

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہ پڑھنے کو کفر کی بات اور کافروں کا طریقہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بندہ کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فرق ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ اگر نماز چھوڑ دے گا تو کفر سے مل جائے گا اور اس کا یہ عمل کافروں کا سا عمل ہوگا۔ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ: ـــــــ اسلام میں اس کا کچھ حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جو کوئی نماز کو اچھی طرح اور پابندی سے ادا کریگا تو اس کے واسطے وہ قیامت میں نور ہوگی اور اس کے واسطے ایمان و اسلام کی دلیل ہوگی اور نجات دینے کا ذریعہ بنے گی اور جو کوئی اس کو خیال سے اور پابندی سے ادا نہیں کرے گا تو وہ اس کے لئے نور ہوگی نہ دلیل ہوگی اور نہ وہ اس کو عذاب سے نجات دلائے گی۔ اور وہ شخص قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

نماز نہ پڑھنے والوں کو قیامت کے دن سب سے پہلے جو سخت ذلت و رسوائی اٹھانا پڑے گی وہ ایک حدیث کے مطلب کے مطابق کچھ اس طرح ہے کہ: قیامت کے دن (جبکہ نہایت سخت گھڑی ہوگی اور شروع دنیا سے لے کر قیامت تک کے سارے انسان محشر میں جمع ہوں گے) تو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوگی اور اس وقت پکارا جائے گا کہ سب لوگ اللہ کے حضور میں سجدے میں گر جائیں تو جو خوش نصیب اہل ایمان دنیا میں نمازیں پڑھتے تھے اور اللہ کو سجدے کیا کرتے تھے، وہ تو فوراً سجدے میں چلے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ تندرست اور اچھے بھلے ہونے کے باوجود نمازیں نہیں پڑھتے تھے، ان کی کمریں اس وقت تختے کی مانند سخت کر دی جائیں گی اور وہ کافروں کے ساتھ کھڑے رہ جائیں گے۔ سجدہ نہ کر سکیں گے اور ان پر سخت ذلت و خواری کا عذاب چھا جائے گا اور ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی اور وہ آنکھیں اٹھا کر کچھ دیکھ بھی نہ سکیں گے۔ دوزخ کے عذاب سے

معاشرہ کی درستگی کا علاج

تحریر: دفاتی محمد اسمٰعیل گوہنگی ـ مانسہرہ

آج کل جس معاشرہ میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں لوگ اس کو ترقی یافتہ و تہذیب و تمدن والا معاشرہ کہتے ہیں، مگر ذرا غور و فکر و تدبر سے دیکھا جائے تو آج کا ہمارا معاشرہ زوال پذیر اور پست معاشرہ ہے اس لئے کہ ہر شخص کو اپنے فائدے کی فکر تو ہے مگر دوسرے کسی مسلمان کے لئے کوئی نہیں سوچتا۔ ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ ملتے ہیں: میرا نفع، میرا مطلب، میرا بنگلہ، میرا سرمایہ، میری آسائش، میری غرض، میری تجارت، میری دولت، یہ میر امیری کے جو الفاظ ہیں، انہوں نے معاشرے میں چند بری چیزیں پیدا کی ہیں، جو شخص بھی ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا یقینی بات ہے کہ وہ رشوت، سود، چوری، ڈاکہ، رہزنی، ہیرا پھیری، ملاوٹ، قتل، اغوا، غارت گری اور دوسرے بہت سے غلط طریقے اپنائے گا۔ بات واضح ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے کرنے والے ہمارے ہی مسلمان بھائی ہیں، یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر سوچئے تو بات سامنے آئے گی کہ مسلمانوں نے انسانی ہمدردی، خیر خواہی، دوسروں کے کام آنا، دوسروں سے صلہ رحمی کرنا یعنی بھلے اور اچھے کام کرنا، اپنی آسائش اپنے فائدہ کو چھوڑ کر دوسروں کے کام کرنا جو صفت انسانی تھی، اس کو چھوڑ دیا۔ آج ہمارے معاشرہ میں رشوت، سود، چوری وغیرہ غلط کام اتنے زیادہ ہو چکے ہیں کہ ان کے خلاف باقاعدہ حکومت نے محکمے قائم کئے ہیں مگر ان کا بھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ ان سب باتوں کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مسلمانوں میں دینی تعلیم کو عام کیا جائے۔ ایسی تربیت کی جائے کہ ہر شخص کے دل میں ہر وقت خدا کا خوف ہو ہر وقت موت کا خیال ہو، حساب و کتاب کا خیال ہو۔ قیامت کی سختیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہو۔ قبر کی وحشت اندھیرا وغیرہ ذہن نشین ہو۔ زندگی کو ختم ہونے والی چیز تصور کرتا ہو، ملازمت، تجارت، کاروبار، دولت وغیرہ کو عارضی چیز جانتا ہو۔ جس وقت مسلمانوں میں یہ چیزیں پیدا ہو گئیں، معاشرہ خود بخود درست ہو جائے گا۔ بغیر ان چیزوں کے معاشرہ کا ٹھیک ہونا محال و مشکل نظر آتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فضائل مسواک و فوائد مسواک

مرسلہ: ظہور حسین صدیقی ۔ ڈونگہ بونگہ

حدیث ۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مسواک کیا کرو، کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے، اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا اور میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصے کے چھل جانے کا خوف ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی، جب آپ رات میں اٹھتے تو پہلے قضائے حاجت کرتے، پھر مسواک کرتے (ابوداؤد)

حدیث ۳: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک نصف ایمان ہے۔ (شرح احیاء)

حدیث ۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں اس لئے ان کو مسواک کے ذریعہ خوب صاف کرو۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن جراد سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کرنا فطرت ہے۔ (ابونعیم)

حدیث ۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں جن میں سے ایک مسواک ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث ۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو پہلے مسواک کرتے، پھر وضو کرتے۔ (ابوداؤد)

حدیث ۸: حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کیا کام فرماتے تھے۔ فرمایا کہ مسواک۔ (رواہ مسلم)

حدیث ۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے کہ جہاں پر کاتب قلم کو رکھتا ہے۔

حدیث ۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت نماز مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ (ابونعیم)

حدیث ۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

حدیث ۱۲: حضرت ابن اسباق فرماتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے، اس لئے غسل بھی کرو، مسواک بھی کرو، اور خوشبو ہو تو خوشبو بھی لگاؤ۔ (امام محمد)

حدیث ۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔

حدیث ۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو مسواک اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ (ابن الجوزی)

حدیث ۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو، کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

حدیث ۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز میں مسواک کے استعمال کرنے کا حکم دیتا۔

حدیث ۱۷: حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پاس آتے ہو، تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں۔ آنے سے پہلے مسواک کر لیا کرو۔ (طبرانی)

حدیث ۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کے پچھتر نمازوں سے بہتر ہے۔ (رواہ ابونعیم)

حدیث ۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک کے نماز پر ستر گنا زیادہ ہے۔ (مشکوٰۃ ترغیب و ترہیب)

حدیث ۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

(بیس حدیثیں مکمل و صحیح است)

فوائد مسواک

علماء نے مسواک کے بے شمار فائدے نقل کئے ہیں علامہ حصکفی نے درمختار میں لکھا ہے کہ مسواک موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے

اور موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔ نہایۃ الامل میں لکھا ہے کہ مسواک میں بہتر فائدے ہیں۔

علامہ طحطاوی نے مراقی کے حاشیہ پر مسواک کے وہ فوائد جن کو ائمہ کرام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عطار رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کر لو اس سے غافل نہ رہو، اس پر مداومت کرتے رہو کیونکہ اس میں حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے (۹۹) یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے اور ہمیشہ مسواک کرنے سے کشادگی اور مالداری پیدا ہوتی ہے، روزی آسان ہو جاتی ہے، درد سر کو اور سر کی تمام رگوں کو سکون ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن ہوتی ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے، دانتوں کو مضبوط بناتی ہے، بینائی کو صاف کرتی ہے، معدہ کو درست اور بدن کو قوی بناتی ہے، انسان کی فصاحت، حافظہ اور عقل کو بڑھاتی ہے، دل کو پاک کرتی ہے، نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، ملائک خوش ہوتے ہیں اور اس کے چہرے کے نور کی وجہ سے مصافحہ کرتے ہیں اور جب مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں، انبیاء اور رسول اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، مسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے اور اس کو دھتکارتی ہے۔ ذہن کو صاف، کھانے کو ہضم کرتی ہے، بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے، پلصراط پر سے کوندنے والی بجلی کی طرح (بہت جلد) اتار دیتی ہے۔ بڑھاپے کو موخر کر دیتی ہے، نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دلاتی ہے۔ بدن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے قوت دیتی ہے، حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے، پیٹھ کو مضبوط بنا دیتی ہے، کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے، حالت نزع کو جلد ختم کر دیتی ہے۔ دانتوں کو سفید منہ کو خوشبودار حلق اور زبان کو صاف کرتی ہے، رطوبت کے لئے قاطع

نئی تہذیب کے یہ گندے انڈے ہیں

عورت ——— اسلام میں عورت کا مقام ——— پردہ

سب سے پہلے اسلام نے ہی جائیداد میں عورت کو وراثت کا حق دیا۔

کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کا انحصار خواتین کے کردار پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس روئے زمین پر انسانی بچے کی سب سے پہلی درسگاہ اور تربیت گاہ ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ اور ماں ہی کسی معاشرہ کی فکری و جسمانی صحت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑے بڑے مفکر اور مدبر پیدا کرنے میں مسلم ماؤں کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔ یہ ان باحیا ماؤں ہی کی تربیت تھی جو محمد بن قاسمؒ صلاح الدین ایوبیؒ، شاہ ولی اللہؒ، اسماعیل شہیدؒ، محمد علی جوہرؒ، ڈاکٹر محمد اقبالؒ، حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مفتی محمودؒ کی صورت میں رنگ لائی۔ شاید اسی لیے تو نپولین نے کہا تھا کہ "مجھے تم اچھی مائیں دے دو میں تمہیں اچھی قوم دے دوں گا۔" آج وہ مائیں کہاں ہیں؟ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد خاتون کا زاویہ سوچ، کردار، لباس اور اس کے افکار اسلامی اقدار کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں اور مغرب کی نقالی کو اپنے لیے باعث فخر سمجھ رہی ہیں۔ ایسا کیوں ہو گیا ہے؟ اس نسل کو پہلی درسگاہ میسر ہوئی تھی اسی کی تربیت نے انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔

آج نوجوان نسل والدین کی نافرمان ہے تو خود مختار ہے۔ اساتذہ کی نافرمان ہے تو خود اعتماد ہے۔ مغرب کی اندھی تقلید میں دور نکل گئی ہے تو روشن خیال ہے۔ آج الفاظ کے معانی و مطالب ہی بدل ڈالے گئے ہیں۔ میوزک کی دھن پر تھرکتے ہوئے جسم کے ساتھ چھیچھے چلانے والیوں کو ملک کا قابل فخر سرمایہ سمجھا گیا اور انہیں قوم کی خدمت کے ایوارڈ دیئے جاتے ہیں۔ نوجوان مسلم طالبات کی یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم سے کیسی اعلیٰ تعلیم ہے؟ سراسر اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر مبنی ہے علم، عمل کے بغیر رہ گیا گھر رحمت سے محروم ہو گئے۔ مسجدیں نمازیوں سے ویران، اور شہر سکون سے خالی ہو گئے۔ اس لئے کہ جسمانی طور پر تو شاید آزاد ہیں لیکن ہمارے ذہن ابھی تک اہل مغرب سے آزاد نہیں ہوئے انہوں نے جس چیز سے نفرت کی، ہم نے اسی سے نفرت کی۔ انہوں نے جس چیز کو پسند کیا، وہی ہماری پسند ٹھہری اور پھر ہم نہ مشرقی رہے اور نہ مغربی ہو سکے بلکہ مغرب زدگی کا شکار ہو گئے اور یہ منطقی نتیجہ ہے۔ اسی نظام تعلیم و تربیت کا جو لارڈ میکالے نے مسلمانوں کے لئے وضع کیا تھا۔ یوں مشرق میں مغربیت کو فروغ دیا گیا اور مسلم عورتوں کو ان کے فطری فرائض منصبی سے جدا کر کے ان کی صلاحیتوں سے کچھ اور کام لیے گئے اور پھر عورت گھر کی دہلیز پار کر کے ہوٹل کے استقبالیہ کی زینت جا بنی، ایئر ہوسٹس، کلرک اور ایئر ہوسٹس جیسے ذلت آمیز پیشوں سے وابستہ ہو گئی۔ باپردگی کی توہین کی گئی برقعوں کو متحرک خیمے اور کفن کی قید گردانا گیا۔ بعض رسائل اور جرائد میں پردہ کی مضحکہ خیز تصویریں بنا کر شائع کی گئیں۔ چنانچہ مغرب زدگی کا شکار چند خواتین کے ایک مخصوص طبقہ نے فرنگیوں کے ساتھ قدم ملایا۔ اپنی متاع ... معیار اور اپنے تشخص سے نکل کر مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کو قابل فخر سمجھا اور پھر آنا فانا آزادی نسواں کے علمبردار مرد و زن کی ایسی سرخ آندھی چلی کہ مسلم خواتین کا ایک بڑا حصہ ان سیراب نما نعروں کی بھینٹ

پڑھ گیا ہے اور عورت جو خانۂ چراغ اور گھر کی بہار تھی چادر و چار دیواری کی مقدس و محترم حدود کو پھلانگنے کی مرتکب ہوئی ـــــــ آج عورتوں کی آزادانہ چہل پہل مردانہ کھیلوں میں بھرپور حصہ لینا اور مرد کھلاڑیوں کو داد تحسین دیتے ہوئے وہ ہلا گلا۔ کہ کبھی کبھی ان کے مسلم ہونے پر شبہ ہونے لگتا ہے۔ شاید اسی لئے تو کلدیپ نیر سنگھ یہ کہے بغیر نہ رہ سکی کہ: مجھے یہاں آکر ایسا لگا کہ جیسے اکثر پاکستانی خواتین نے پردہ کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ میں پہلے بھی یہاں آئی تھی لیکن اس وقت اور آج میں نمایاں فرق ہے۔ اس وقت پاکستانی مسلمان عورت کو اس طرح کھلے بندوں پردہ سے بے نیاز پھرتے نہیں دیکھا تھا...... ایک مسلمان عورت کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ مجھے تو ایسی عورتوں کو بے باکانہ انداز میں پھرتے دیکھ کر شرم محسوس ہوا۔

(بحوالہ ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۸۶ء)

ایک غیر مسلم کو تو شرم محسوس ہو رہی ہے لیکن روشن خیال جو مذہب کے سہارے خود کو مسلم بھی کہتی ہیں اور عملاً اسلامی احکام کی دھجیاں بکھیرتی پھرتی ہیں، انہیں حیا نہیں آتی۔

فرمانِ ربانی ہے (ترجمہ) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر چادر کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پہچانی جائیں گی اور انکو ستایا نہ جائے گا۔ (الاحزاب ۵۹)

(۲) اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو ظاہر ہو جائے وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل مارے رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ مگر ان لوگوں کے سامنے شوہر، بیٹے، خسر، سوتیلے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی عورتیں اور اپنے غلام وہ خدمتگار مرد جو عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی پردہ کی باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے اور چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا اظہار ہو جائے (النور ۳۱)

آپؐ نے فرمایا! جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں، خدا کی اُن پر لعنت ہو

(۳) اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔ ان آیات کی تفسیر میں علامہ ابن جریر طبری اور علامہ نیشاپوری لکھتے ہیں "جب عورتیں اپنے گھروں سے حاجت کے لئے نکلیں تو لونڈیوں کے لباس نہ پہنیں کہ سر اور چہرے کھلے ہوئے ہوں بلکہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں تاکہ کوئی فاسق ان سے تعرض نہ کر سکے۔ اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ شریف عورتیں ہیں۔ فاحشہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں قمیض اور دوپٹہ کے ساتھ نکلتی تھیں ـــــــ

مندرجہ بالا آیات و تفسیر کی روشنی میں پردہ کا حکم اور بے پردہ عورت کی حیثیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو انتہائی محتاط رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ

(۱) مردوں کے لئے تو وہ عطر مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کے لئے وہ عطر مناسب ہے جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو۔

(۲) جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان میں سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے۔

(۳) جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں دوسروں کو ریجھائیں اور خود دوسروں پر ریجھیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز نہ داخل ہوں گی۔

(۴) جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

حضرت ام سعدیہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔

جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ تو محلے کی مسجد میں نماز پڑھے۔ محلے کی مسجد سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے دالان میں نماز پڑھے اور دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور ان سب سے زیادہ افضل ترین یہ ہے کہ تو اپنے کمرے کے ایک گوشہ میں نماز پڑھے۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی اقرار و بیعت لیا کرتے تھے کبھی کسی غیر محرم سے مصافحہ نہیں کیا یہ مقام فکر ہے کہ آپ کی ذات سے بڑھ کر کون عالی مرتبت و ذیشان، صاحب جود و کرم ہوگا اور ان صحابیاتؓ سے بڑھ کر کون متقی اور عاشق رسولؐ ہو سکتا ہے۔ کہ بوقت بیعت بھی ان صحابیاتؓ سے آپؐ کا ہاتھ تک مس نہیں ہوا۔ لیکن آج ہمارے اپنے معاشرے میں یورپ کی تقلید میں ہماری مسلم خواتین غیر مسلم مردوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرنے کے لئے ائیرپورٹ پہنچ جاتی ہیں اور صرف اسی پر بس نہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک وزیراعظم (سابق) کی بیٹی صدر ریگن سے

مغرب کی اندھی تقلید میں ہم نہ مشرقی رہے اور نہ مغربی ہوسکے۔ بلکہ مغرب زدگی کا شکار ہوگئے ـــــــ

بے دھڑک مصافحہ کرتی ہے اور امریکہ پہنچ کر اسلامی احکام سے غداری کرتے ہوئے نہ باپ کو شرم آتی ہے اور نہ ہی بیٹی میں حیا رہتا ہے۔

اسلام تو ایک پاکیزہ دین ہے جو شرم و حیا کی تعلیم دیتا ہے۔ جائز و ناجائز میں تمیز کرتا ہے۔ شتر بے مہار آزادی حیوانیت، درندگی اور بہیمیت کی زندگی سے انسانوں کو محفوظ رکھتا ہے اسی لئے تو عورت اور مرد دونوں کی حدیں مقرر کی گئیں ہیں ان کی ذہنی اور جسمانی استعداد پر ذمہ داریوں کو تقسیم کیا گیا تاکہ زندگی میں توازن برقرار رہے عورت اور مرد تو زندگی کی گاڑی کے دو اگلے پچھلے پہیے ہیں پچھلے پہیے اگر نکال کر آگے لگا دیئے جائیں تو حرکت دی جائے تو سفر طے نہیں ہوگا۔

اسلام نے عورت کو گھر کی ضرورت سے تربیت کا منتظم بنا رہا ہے اور مرد تو گھریلو اخلاقی امور میں عورت کا معاون ثابت ہوا ہے اور یوں عورت گھر کی مالکہ اور ملکہ قرار پائی آج کے دور میں بھی خواتین کے حقوق کا اسلام سے بڑا مبلغ اور داعی کوئی دوسرا مذہب نہیں ہے کوئی دوسرا مذہب نظریہ یا قوم نہیں ہے۔ کسی قوم نے عورت کو زندہ درگور کیا تو کسی نے ملکی منفعت کی خاطر عورتوں کی عصمتوں کو لوٹ دینا جائز قرار دیا کسی مذہب نے عورتوں کو ”ستی“ کر دیا تو کسی ترقی یافتہ نے عورت کو اشتہارات کے لئے جیسا چاہا استعمال کیا ہے گولڈا میر کے مذہبی صحیفے کے مطابق، ”عورت مرد کی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ مرد کی محکوم رہے گی۔“ برطانوی وزیراعظم مسز تھیچر کے مذہبی رہنما سینٹ پال نے کہا کہ ”عورت کو چاہیئے کہ وہ خاموشی سے مرد کی تابعداری کرے اس لئے کہ اولین خطا اسی سے ہی سرزد ہوئی“ منو کے ہندو ضابطے کے مطابق ”عورت کو کبھی بھی محکومیت اور غلامی کے دائرہ سے باہر نہیں آنا چاہیئے“

دوسرے مذاہب واقوام میں اور دین اسلام میں عورت کو عطا کردہ حیثیت واہمیت اور قدر و منزلت کا اگر موازنہ کیا جائے۔ تو حقیقت میں سورج کے سامنے چراغ رکھ دینے کے مترادف ہے۔ آج ”اپوا“ جس آزادی کی بات کر رہی ہے؟ کس ملک کا حوالہ دیتی ہے؟

خود انگلستان میں عورت کو ووٹ کا حق ۱۹۶۹ء میں دیا گیا۔ جبکہ اسلام ۱۴ سو سال قبل عورت کو جائداد میں وراثت کا حق قرار دے چکا ہے۔ اسلام نے تو عورت کی پیدائش سے اس کے ماں بننے تک کے مختلف رتبوں کو انتہائی لائق احترام رتبوں تک پہنچا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ۔

> **اسلام نے عورت کو گھر کا منتظم بنا دیا ہے، مرد تو گھریلو امور میں عورت کا معاون ثابت ہوا ہے ——**

(۱) جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اس نے ان کی اچھی تربیت کی تو یہی لڑکیاں (والدین کیلئے) دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔

(۲) جس نے دو لڑکیوں کی (اچھی) پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچیں تو بروز قیامت میں اور وہ شخص اسطرح ہونگے جس طرح میرے ہاتھ کی دو انگلیاں۔

(۳) دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں۔

(۴) دنیا کی چیزوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب نیک عورت اور خوشبو ہے۔

کسی نے آپؐ سے دریافت کیا۔ مجھ پر سب سے زیادہ حسن سلوک کا حق کس کا ہے؟

آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ کا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کس کا؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا تمہاری والدہ کا۔ پوچھنے والے نے پھر یہی سوال دہرایا۔ تو آپؐ نے پھر یہی جواب دیا تمہاری والدہ کا۔ آپؐ سے چوتھی مرتبہ پوچھے پر جواب ملا کہ تمہارے والد کا یہ حدیث ان عقل کے اندھوں سے پوچھتی ہے کہ مرد و عورت میں کس کی شان زیادہ ہوگئی جنت جو خدا کے مقبول بندوں کیلئے بہترین ثمرہ ہے کا حصول ماں کی خدمت سے آسان بنا دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔ کیا آج کی ماں مردوں کی مشابہت رکھنے والی مرد نما عورت اس عظیم درجہ کی حقدار ہے؟ آج ان عورتوں کو کیا ہو گیا ہے عورتیں تو اسلام پر ایسی کاربند تھیں کہ جرأت واستقامت اور صبر اور قربانی کی مثالیں قائم کر گئیں۔ وہ بیدار ضمیر ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ عورت ہی تھیں جنہوں نے سب سے پہلے آپؐ کی تعلیمات پر ایمان لا کر پہلی مسلم ہونے کا شرف حاصل کیا۔ صبر و استقلال کی پیکر وہ عورت ہی تھی جو بھائی کے ہاتھوں لہو لہان ہونے کے باوجود اسلام سے نہ پھری اور عمرؓ کو فاروق اعظمؓ بنا دیا۔ زندگی کا نذرانہ پیش کرنے والی حضرت سمیہؓ عورت ہی تھیں جنہوں نے اسلام کیلئے شہید ہونے کا سب سے پہلا اعزاز حاصل کیا۔

آج کی اس آزاد اور زوال پذیر ذہنیت کی حامل ماڈرن مسلمان عورت کو غور کرنا چاہیئے کہ احترام کی ان مقدس بلندیوں سے ذلت کی عمیق گہرائیوں میں انہیں کس نے گرا دیا؟ یقیناً قرآن و سنت سے روگردانی نے ان کی اپنی تربیت اور مغرب کی نقالی نے۔ آج تم اسلامی

> **دائرہ اسلام میں سب سے پہلے داخل ہونے والی عورت تھی، اور اسلام کیلئے سب سے پہلے شہید ہونے کا اعزاز بھی عورت ہی کو نصیب ہوا۔**

قوم ثمود اور اس کا انجام

احمد جمال — کراچی

قوم ثمود کا قرآن مجید میں نو سورتوں میں تذکرہ آیا ہے ان کے جد کا نام ثمود ہے عاد و ارم کی ہلاکت سے جو بچ گئے قوم ثمود کہلائے حجاز اور شام کے درمیان حجر آباد تھا آباد تھیں۔

انہیں حجر کہا جاتا تھا یہ وہاں آباد تھے۔

ثمود ارم اور عاد ثانی کے الفاظ بھی انہی پر بولے جاتے ہیں۔ یہ سامی اقوام میں سے ہیں یہ لوگ فن تعمیر میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ اہل ثمود اپنے بت پرست پیشرووں کی طرح بت پرست تھے ان کی اصلاح کے لیے ان ہی کے قبیلے میں سے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تاکہ وہ ان کو راہ راست پہ لائیں۔

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کو بار بار سمجھاتے اور نصیحت فرماتے رہے۔ مگر قوم پر مطلق اثر نہ ہوا بلکہ بغض و عناد ترقی پاتا رہا اور ان کی مخالفت بڑھتی رہی اور وہ کسی طرح بھی بت پرستی سے باز نہ آئی صرف چند لوگ ایمان لائے باقی قوم کے سردار اور بڑے بڑے سرمایہ دار لوگ اسی طرح باطل پرستی پر قائم رہے اور پیغمبرانہ دعوت و نصیحت کو تسلیم کرنے کے لیے انکار کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ واقعی خدا کے فرستادہ ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں کہ سامنے والے پہاڑ میں سے ایک ایسی اونٹنی ظاہر کریں جو گابھن ہو اور فوراً بچہ دے حضرت صالح علیہ السلام نے درگاہ الٰہی میں دعا کی اور اسی وقت ان سب کے سامنے پہاڑ یا پتھر میں سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی اور اس نے بچہ دیا۔ سرداروں میں سے ایک یا کچھ لوگوں کے سوا کوئی بھی اسلام نہ لایا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے تمام افراد کو تنبیہ کی یہ نشانی تمہاری طلب پر بھیجی گئی کیونکہ یہ عظیم الجثہ اونٹنی ہے اس کے لئے پانی کی باری کا ایک دن مقرر ہوگا۔ اور ایک دن ساری قوم اور اس کے چوپاؤں کا۔ اور خبردار اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچے چنانچہ یہ دستور جاری رہا کہ پانی کی باری ایک دن ناقہ (اونٹنی) کی رہتی۔ اور تمام قوم اس کے دودھ سے فائدہ اٹھاتی اور دوسرے روز قوم کے جانوروں کی باری ہوتی مگر آہستہ آہستہ یہ بات بھی ان کو کھٹکنے لگی اور آپس میں صلاح و مشورہ ہونے لگا کہ اس ناقہ کا خاتمہ کر دیا جائے۔ تاکہ اس باری والے قصے سے نجات ملے اور وہ کہتے تھے کہ ہمارے لیے یہ قید ناقابل برداشت ہے یہ باتیں اگرچہ ہوتی رہیں لیکن کسی کی اس کے قتل کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی مگر ایک حسین و جمیل مالدار عورت صدوق نے خود کو ایک مرد مصدع کے سامنے اور ایک دوسری مالدار عورت عنیزہ نے اپنی ایک خوبصورت لڑکی کو قیدار کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا کہ اگر وہ دونوں اس ناقہ (اونٹنی) کو ہلاک کر دیں تو یہ تمہاری ملک ہیں تم ان کو بیوی بنا کر عیش کرو۔ آخر قیدار بن سالف اور مصدع کو اس کے لیے آمادہ کیا گیا۔ اور طے پایا کہ وہ رستے میں چھپ کر بیٹھ جائیں گے۔ اور ناقہ جب چراگاہ جانے لگے تو اس پر حملہ کر دیں گے۔ اور چند دوسرے آدمیوں نے بھی مدد کا وعدہ کیا

غرض ایسا ہی کیا گیا اور ناقہ (اونٹنی) کو اس طرح سازش کر کے قتل کر ڈالا۔

حضرت صالح علیہ السلام کو جب یہ خبر ہوئی تو حسرت و افسوس کے ساتھ قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا آخر وہی ہوا جس کا مجھے خوف تھا۔

اب خدا کے عذاب کا انتظار کرو جو تین دن میں تم کو تباہ کر دے گا اور پھر بجلی کی چمک اور کڑک کا عذاب آیا اور اس رات میں سب کو تباہ کر دیا اور یہ واقعہ آنے والی ان قوموں کے لیے تاریخی عبرت کا سبق دے گیا۔

غزوہ تبوک کے موقع جب آپ ﷺ کا گذر حجر (قوم ثمود کی بستیوں) پر ہوا صحابہ نے ثمود کے کنویں سے پانی بھرا اور آٹا گوندھ کر روٹیاں تیار کرنے لگے۔ نبی اکرم کو معلوم ہوا تو پانی گرا دینے اور ہانڈیاں اوندھی کر دینے اور آٹا بیکار کر دینے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ وہ بستی ہے جس پر خدا کا عذاب ہوا۔

یہاں نہ قیام کرو اور نہ یہاں کی چیزوں سے فائدہ اٹھاؤ آگے بڑھ کر کہیں پڑاؤ ڈالو ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی عذاب میں مبتلا ہو جاؤ۔ اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کی نافرمانی ہلاکت کا سبب ہے۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنا فرمانبردار بنائے۔

سکھر کی مساجد میں اجتماعات

۲۲ جولائی بروز جمعہ مولانا محمد اسلم قریشی کی رہائی اور مرزائی مباہلے کے چیلنج کے سلسلے میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے لائحہ عمل کے مطابق سکھر شہر کی تمام بڑی مساجد میں نماز جمعہ کے عظیم اجتماعات میں قراردادیں پاس کی گئیں علماء کرام نے مولانا محمد اسلم قریشی کی ڈرامائی برآمدگی پنجاب پولیس کے تشدد اور مرزائیوں کی طرف سے مباہلہ نامی پمفلٹ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ان میں جامع مسجد، مدینہ مسجد، غوثیہ مسجد، مدنی مسجد، فاروق مسجد، اقصیٰ مسجد، منزل گاہ مسجد، مکی مسجد اور اللہ والی مسجد شامل تھیں

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مکان کی تقسیم

محمد اسماعیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س ۱:۔ ایک بلڈنگ کی ملکیت دو مالکوں کے درمیان مشترک ہے زید کی ملکیت کا حق روپیہ میں چار آنے ہے جب کہ بکر کا حق روپیہ میں ۱۲ آنے ہے بلڈنگ کی نچلی منزل (گراؤنڈ فلور)، پہلی منزل اور دوسری منزل (چھت) میں سے ہر ایک پر دو برابر کے حصے ہیں زید کے پاس پہلی منزل کا ایک مکمل حصہ ہے جب کہ دوسری منزل (چھت) کا بھی ایک مکمل حصہ ان کے پاس ہے جس پر انہوں نے تعمیر بھی کر رکھی ہے اور وہ ان کے زیر استعمال ہے بکر کے پاس نچلی منزل (گراؤنڈ فلور) کے دونوں مکمل حصے، پہلی منزل اور دوسری منزل (چھت) کے ایک ایک مکمل حصے ہیں۔ دین متین کی روشنی میں یہ ارشاد فرمائیں کہ زید کا نچلی منزل کے کھلے حصہ پر (یعنی (تعمیر شدہ دو حصوں کے علاوہ پر) آیا کوئی حق بنتا ہے یا نہیں جب کہ زید کا خیال یہ ہے کہ نچلی منزل کے کھلے حصے میں بھی ان کی ملکیت کا حق ہے۔

ج ۱:۔ اس کے لئے عدل وانصاف کی صورت یہ ہے کہ تینوں منزلوں کی قیمت ماہرین سے لگوائی جائے اور پھر یہ دیکھا جائے کہ زید اور بکر کا اس قیمت میں کتنا کتنا حصہ بنتا ہے اور پھر یہ دیکھا جائے کہ ان دونوں کے قبضہ میں جتنا جتنا حصہ ہے وہ ان کی قیمت کے حصے کے مساوی ہے یا کم و بیش؟ ہر ایک کے پاس اس کے حصہ ملکیت کی قیمت کے مساوی ہو تو ٹھیک ورنہ جس کے پاس کم ہو اس کو دلوایا جائے اور جس کے پاس زیادہ ہو اس سے زائد حصہ لے لیا جائے اور اگر دونوں کے درمیان تنازع کی بنیاد یہ ہے کہ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ مجھے میرے حصہ میں فلاں جگہ ملنی چاہئے تو اس کا فیصلہ قرعہ کے ذریعے کر لیا جائے مکان کے اس وقت چھ حصے ہیں اس کے بارہ حصے بنائے جائیں، پہلے تین اور تین کے درمیان قرعہ ڈال کر ایک حصہ تین چوتھائی والے کو دیدیا جائے اور دوسرے حصہ میں دوبارہ قرعہ ڈال کر آدھا ایک کو آدھا دوسرے کو دیا جائے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہر فریق کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ میرا حق تو چاہے دوسرے کی طرف چلا جائے مگر دوسرے کا حق میرے پاس نہ آجائے کہ کل قیامت

سودے میں دھوکہ حرام ہے

ایک صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س: میری تھوک کی دوکان ہے یہاں پر ہر چیز تھوک کے ریٹ پر ملتی ہے، بعض اوقات کوئی ریٹیلر بھی آجاتے ہیں، جنھیں ہم تھوک کے ریٹ پر مال فروخت نہیں کرتے بلکہ تھوک ریٹ سے زیادہ بتاتے ہیں۔ اور سامنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اسے تھوک میں یہ چیز ملی ہے، حالانکہ یہ چیز تھوک کے ریٹ پر نہیں دی گئی ہوتی اور بعض اوقات گاہک یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا یہ تھوک کے ریٹ ہیں اور ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں یہ تھوک کے ریٹ ہیں حالانکہ نہیں ہوتے اور اس کے علاوہ بعض اوقات ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تھوک مارکیٹ ہے اور سامنے والا یہ کہتا ہے کہ اسے یہ چیز تھوک میں ملی ہے۔

ج: گاہک سے جو قیمت طے ہو جائے وہ تو صحیح ہے۔ لیکن دھوکہ حرام ہے اور جھوٹ بھی حرام ہے، آپ صاف کہہ دیا کریں کہ یہ تھوک کی قیمت سے زیادہ ہے۔ وہ لینا چاہے لے، اور نہ لینا چاہے تو اس کی خوشی۔

خلع کا طریقہ

ڈاکٹر شوکت حسین ۔ ۔ ۔ ہری پور

س: اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو اور شوہر خلع دینے پر بھی آمادہ نہ ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

ج: اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو اور شوہر خلع دینے پر بھی آمادہ نہ ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت عدالت میں خلع کی درخواست دے۔ عدالت فریقین کو بلا کر مصالحت کی کوشش کرے۔ اگر یہ کوشش کامیاب نہ ہو تو شوہر کو طلاق کا حکم دے۔ اگر عدالت کے حکم پر شوہر طلاق نہ دے تو عدالت خود طلاق کا فیصلہ کر سکتی ہے اور اگر شوہر عدالت میں حاضر نہ ہو تو عدالت یکطرفہ کارروائی نہیں کر سکتی بلکہ اسے چاہئے کہ شوہر کی طرف سے کسی کو وکیل مقرر کرے۔ وہ شوہر سے ہدایات لے کر اس کی طرف سے جواب دہی کرے۔ اس کے بعد عدالت فیصلہ کر سکتی ہے۔

برزخ کے حالات

محمد طیب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س: مقام برزخ کی وضاحت فرمائیں، کون سا مقام ہے؟ قبر ہی ہے یا اور کوئی جگہ مقام ہے؟

ج: برزخ، دنیا اور آخرت کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ قبر کی ظاہری شکل دنیا سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی باطنی حالت برزخ ہے۔

س: مرنے کے بعد مسلمانوں کی روح کہاں رہتی ہے؟

ج: نیک لوگوں کی روح کا مستقر علّیین ہے۔

س: روح بعض اپنے سابقہ گھر میں آتی ہے یا نہیں، اگر آتی ہے تو اس کے لئے کوئی دن یا وقت مقرر ہے، قبرستان میں روح رہتی ہے یا آگے پیچھے آجا سکتی ہے؟

ج: روح دنیا میں تو نہیں آتی، یعنی اس پر دنیا کے افعال احکام تو مرتب نہیں ہوتے، برزخ میں اس کو سیر کی اجازت ہے، اپنے دنیا کے گھر میں آنے کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں۔ قبرستان میں روح نہیں رہتی، البتہ روح کا ایک تعلق بدن کے ساتھ قائم کردیا جاتا ہے۔

س: مرحوم کے خاندان کے جو افراد زندہ ہوتے ہیں کیا روح ان کے حالات سے باخبر ہوتی ہے۔ نمبر۲۔ قبرستان پر جب زندوں کا گذر ہوتا ہے تو کیا روح ان کو پہچانتی ہے؟ کیا روح دیکھ سکتی ہے کہ زندہ لوگ چل پھر رہے ہیں، دنیاوی مشاغل کررہے ہیں؟

ج: تمام حالات سے باخبر ہونے کی کوئی روایت نظر سے نہیں گذری، البتہ کچھ حالات اس کو بتادیئے جائیں تو ممکن ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ میت قبرستان میں آنے والے کو پہچانتی ہے۔

س: قبر کے اندر کیا روح کا تعلق ہر وقت رہتا ہے؟

ج: بدن سے تعلق رہتا ہے۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں۔

س: ایک خاندان کے کئی مردے ایک جگہ دفن ہیں کیا وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، باتیں کرتے ہیں، اگر ملتے ہیں تو کیا کوئی وقت مقرر ہے یا جب چاہیں مل سکتے ہیں اور ایک دوسرے حالات سے باخبر ہیں؟

ج: جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو روایت میں آتا ہے کہ اہل قبور اس کے پاس جمع ہوکر اس سے حالات دریافت کرتے ہیں، اس سے زیادہ کا علم نہیں۔

س: مرحوم کی روح کو کن چیزوں سے اور عمل سے اس کے گناہوں سے معافی ملتی ہے، زندہ افراد کون سا عمل کریں کہ اس کے گناہ معاف ہوسکیں۔ مردے کے کپڑے، لباس کو کیا کرنا چاہیے؟

ج: مردوں کے لئے دعا و استغفار، صدقہ و خیرات سے ایصالِ ثواب سے نفع پہنچتا ہے۔ مردے کے لباس کو ترکہ میں تقسیم کرنا چاہیئے اور جس کے حصہ میں آئے وہ اسے جو چاہے کرے۔

س: روح کی کوئی خواہش ہوتی ہے؟

ج: خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں جاکر نیک اعمال کرے، اسی طرح زندوں کی طرف سے ایصالِ ثواب اور دعا و استغفار کی بھی اسے خواہش ہوتی ہے

س: کیا گنہگار روح کی بخشش قیامت قائم ہونے سے پہلے ممکن ہے، جیسے کسی کے کم گناہ ہوں اور قبر میں جو سزا اس کو ملتی ہے اس سے اس کے گناہ معاف ہوسکتے ہیں یا بخشش ہوسکتی ہے۔ پھر اس روح کو آرام مل سکتا ہے؟

ج: حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت سے امید کی جانی چاہیئے

س: نیک جنتی روحیں کس طرح رہتی ہیں؟

نعت بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

قلم پہ رحمتیں برسیں، سخن پہ رحمتیں برسیں
کھلیں کلیاں جو نعتوں کی چمن پہ رحمتیں برسیں

حضور آئے تو ہر سو رونقوں میں رونقیں آئیں
فضائے دشت و صحراؤ دمن پہ رحمتیں برسیں

ثنا خوانِ محمدؐ علم و فن میں معتبر ٹھہرے
بفیض نعت جن کے علم و فن پہ رحمتیں برسیں

جنابِ حضرتِ حسّان ہوں، رومی ہوں یا جامی
رسولِ پاکؐ کے ہر نغمہ زن پہ رحمتیں برسیں

بحمد اللہ طفیلِ نیرِ اعظم بحمد اللہ
شبِ تاریک دُنیائے کہن پہ رحمتیں برسیں

غلاموں کو ملی آزادی، عورت کو مقام اس کا
طفیلِ دینِ احمد مرد و زن پہ رحمتیں برسیں

یہ سچ ہے خاک پائے احمدِ مُرسل کے صدقے میں
زمیں کیا، ماہ و انجم کے بدن پہ رحمتیں برسیں

حضورِ سرورِ کونین کی یادِ گرامی میں
سجی جو انجمن اس انجمن پہ رحمتیں برسیں

وہ آئے رحمت للعٰلمین، ہر شے مہک اٹھی
سنو انجمؔ بہاروں کے وطن پہ رحمتیں برسیں

عبد الرحمٰن انجم ساہیوال

مولوی عبداللطیف بلوی کی ہلاکت

حکیم میر محمد ربانی میراں ——— رحیم یار خان

میں نے اس شخص سے بذریعہ مکاتبت رابطہ قائم کرکے استدعا کی کہ وہ مجھے چند آیات قرآنی کا صحیح مفہوم سمجھائیں حالانکہ وہ میرے خیال میں مرزائیت کے خلاف جاتے ہوئے اس پر کفر والحاد کا سنگین فتویٰ صادر کرتی ہیں۔ مولوی مذکور نے جواباً لکھا کہ تم وہی آیات اپنی اعتراضاتی تشریح و تفصیل کے ساتھ فوراً ارسال کریں۔ میں اُن کا صحیح مطلب بیان کرکے آپ کو مکمل طور پر مطمئن کرلوں گا۔ میں نے جواب الجواب کے طور پر بطور ذیل لکھا

(۱) وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۴۳: ۵۷

جب ابن مریم کو نشان قدرت کے طور پر بیان کیا گیا تو فوراً تیری قوم اس کے بارے میں شور و غوغا کرتی ہے یا کرے گی۔

لفظ قَوْمُكَ کے اعداد کیمصد چھیا سٹھ (۱۶۶) ہیں جبکہ مرزائی قصبہ (قادیان) کے اعداد بھی ۱۶۶ ہیں مطلب آیت یہ ہوا کہ قادیان سے ایک ایسی قوم برپا ہوگی جو ابن مریم علیہ السلام کے خلاف شور و غوغا کرے گی اور وہی قوم مرزائی جماعت ہے جس کو مرزا قادیانی نے اپنے سکنی قصبہ قادیان میں ترتیب و تالیف کیا، اور اطراف عالم میں پھیلایا اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جہاں جہاں پر قرآن حکیم نے لفظ "قوم" کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے ذکر کیا ہے اس سے مُراد کُفار و مُشرکین ہیں، مسلمین اور مؤمنین مراد نہیں ہیں لہٰذا میں بلا دریغ کہہ سکتا ہوں کہ مرزائی قوم کا فرد مُشرک ہے۔

(۲) وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۴۳: ۵۸ اور انہوں نے کہا کہ کیا ہمارے خداوند بہتر ہیں یا وہی ابن مریم۔

واضح ہونا چاہیئے کہ یہاں پر استفہام اقراری ہے انکاری نہیں ہے اور مطلب آیت یہ ہے کہ کفار و مُشرکین کا مذہبی عقیدہ صرف یہی تھا کہ ہمارے خداوند ابن مریم سے بہتر اور بالاتر ہیں اور یہی قول و عقیدہ مرزا قادیانی کا بھی ہے جب کہ وہ صاف طور پر کہتا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ بنا بریں جب مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین اپنے معبودان باطلہ کو ابن مریم سے بہتر کہہ کر کافر و مشرک ہیں تو مرزا قادیانی بھی اپنے کو ابن مریم سے بہتر کہہ کر یقیناً کافر و زندیق ہے۔

۳ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۴۳: ۹

وہ صرف ہمارا بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے اور اس کو بنی اسرائیل کیلئے نشان قدرت بنایا ہے۔

قرآن حکیم نے آیت ہذا میں کفار مکہ اور مرزا قادیانی دونوں کی تغلیط و تردید کی ہے۔ کہ جب ابن مریم علیہ السلام عنداللہ اور عندالقرآن انعام یافتہ ہیں اور نشان قدرت ہے تو کفار کے معبودان باطلہ اور کفار زنگ کا خود کاشتہ پودا کیونکر اس آیت سے قبل فرعون اور آل فرعون کے متعلق کہا گیا ہے کہ

فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ۔ ۴۳: ۵۵، ۵۶

جب انہوں نے ہم کو ناراض کیا تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور اُن سب کو غرق کردیا اور اُن کو گیا گذرا اور بعد میں آنے والوں کیلئے نشان عبرت بنادیا۔

اسی آیت میں لفظ سَلَفًا بمعنی ہالک اور لفظ انتقام بمعنی دشمن کو قتل کرنا اور مارنا ہے۔ اور مسیحی آیت میں سلف اور انتقام دونوں لفظ نہیں ہیں بلکہ ان کے بجائے انعام کا لفظ ہے اور اب دونوں آیات کا مفہوم و مطلب یہ رہا کہ خدا تعالیٰ نے فرعون اور آل فرعون سے انتقام لیتے ہوئے اُن کو دریا میں غرق کرکے ہلاک کردیا اور ابن مریم پر انعام و اکرام کرکے اس کو لمبی زندگی دے دی اور موت سے بچالیا کیونکہ ناراض ہوکر موت دینا انتقام ہے اور خوش ہوکر حیات دراز دینا انعام و اکرام ہے۔ اور پھر خدا نے فرعون و آل فرعون کو خشکی سے اٹھا کر دریا میں ڈبویا اور ابن مریم کو خشکی سے اُٹھا کر آسمان پر بٹھایا ——— اور پھر لفظ "أَغْرَقْنَا" کے اندر مرزا قادیانی کی ہلاکت و تباہی کا ذکر بھی ضمناً آگیا ہے کیونکہ اسی لفظ کا اصل مادہ اور مصدر لفظ "غرق" ہے جس کے اعداد پورے تیرہ صد ۱۳۰۰ ہیں جیسا کہ "غلام احمد قادیانی" کے اعداد تیرہ صد ہیں اور مطلب آیت یہ رہا کہ فرعون اور مرزا قادیانی دریائے راوی کے ساحل پر لاہور کے اندر بمرض ہیضہ ہلاک ہوا۔

میرے اس خط کے پہونچنے پر مولوی عبداللطیف حواس باختہ ہوگیا اور مجھے دھمکی دے دی کہ تم نے بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑ کر اپنے لئے اچھا نہیں کیا۔ بہتر ہے کہ تم ایسی تحریریں لکھنا چھوڑ دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ میں نے جواباً اس کو درج ذیل فارسی اشعار لکھے جن میں اُس کی ہلاکت کیطرف اشارہ تھا اور وہ بہت جلد ہلاک ہوگیا۔

چوں تو نامیدہ شُدی عبداللطیف
فطرت خود را زغفلت کُن خفیف

جب تیرا نام عبداللطیف رکھا گیا ہے تو تُو

اپنی فطرت کو غصّہ سے ہلکا کر دے۔

لطف ہائے تامِ خود گُم کردی کجا

چوں کہ برمن آمدی" زنبور سا

تُو اپنے نام کی مہربانیاں کہاں لے گیا جب کہ تُو مجھ پر بھڑ بن کر آ گیا ہے۔

خصلتِ زنبور از خود دُور کُن

ورنہ خود را زود در تنّور کُن

تُو بھڑ کی عادت کو اپنے سے دُور کر دے ورنہ جلد تر اپنے آپ کو تنّور میں ڈال دے۔

مرکہ بہرِ مؤمناں شد زنبور مانند

زود تر قہرِ خدایم را بخواند

فرنگ کا خود کاشتہ پودا (مرزا قادیانی) اُس سے کس طرح بہتر اور بالاتر ہو سکتا ہے اور یہی آیت حیاتِ مسیح پر ایک ناقابلِ تردید دلیل ہے کیونکہ اسی آیت سے قبل فرعون جو شخص مؤمنین کیلئے بھڑ بن گیا تو اُس نے جلد تر قہرِ خدا کو بُلا لیا۔

اے برادر! خوئے زنبوری مکُن:

ورنہ آید بر تو مرگِ نیش زن

اے بھائی جان! تو بھڑ کی عادت کو چھوڑ دے ورنہ تجھ پر ڈنگ مارنے والی موت آ جائے گی۔

ایک نظر

اکرم عربی لاہوری کی تحریف قرآن پر

سراج نعمانی نوشہرہ صدر

پچھلے دنوں ختم نبوت کے ایک شمارہ میں اکرم عربی کے فریب کو سرسری طور پر ایک مضمون میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اس وقت غیر مرتب طور پر یہ مضمون تحریر کیا تھا اس کا پہلا حصہ ارسالِ خدمت ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اہلِ وطن کے سامنے اپنا پروگرام پیش کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے سب سے پہلے خالص عیسائیت سے ٹکر لینے کی نمائش پیش کی۔ براہین احمدیہ کے لکھنے کے اعلان سے لیکر مسیح موعود بننے تک ہر ایکشن میں اس کا پروگرام یہ نظر آتا ہے کہ اس سے بڑا عیسائیت دشمن روئے زمین پر کوئی نہیں حالانکہ درحقیقت

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

وہ خود عیسائیت اور استعمار کا سب سے بڑا ایجنٹ ثابت ہوا۔ حال میں یہی کیفیات ظلی یا بروزی طور اکرم عربی لاہوری کو بھی نصیب ہوئی ہیں چنانچہ اُس نے چند سوال اور حرفوں سے کم الفاظ سے لیکر تمام علمی اصطلاحات کو یکسر حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کا اعلان کیا اور دعویٰ کیا کہ چودہ سو سال سے موجود تمام اسلامی لٹریچر یونانی اور عیسائی کُتب کا چربہ ہے۔ اپنے مقصد کے حصول کیلئے آیاتِ قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے انتہائی نامناسب اور غلط تراجم پیش کئے اور اپنی اس کوشش کو وہ عیسائیت پر ایک ضربِ کاری کی حیثیت دیتا ہے۔ چنانچہ ریاضی، فلسفہ، حکمت، طب، احکام نماز و زکوٰۃ غرض ہر جگہ اس نے متبادل متوازی نظام ترتیب دیا ہے۔ علم طب پر اس کی خامہ فرسائی کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ملاحظہ کیجئے اور اس کی دریدہ دہنی اور حکومتِ پاکستان کی خاموشی پر داد دیجئے۔

سورۃ والتین کا ترجمہ اور تشریح اکرم لاہوری کے مطابق سے ملاحظہ فرمائیے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ — تیموں اور چکنائی اور

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ○ — ریڑھ کی ہڈی سے نکلنے والی سینہ کی ہڈیاں۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ○ — البتہ یہ امن کی جگہ ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○ — انسانی صحت کی تندرستی کا دارومدار جہاں پر تینوں چیزیں پائی جائیں اسکی حفاظت پر ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ○ — پھر ہم نے بلدِ امین کے اعضاء سے بلدِ اسفل کے اعضاء مکمل کئے۔

تشریح:- التین:- اردو لفظ تیمہ کی جمع ہے جس کے معنی بل دیکر موڑنے کے ہیں، سلوٹوں، رگوں اور آنتوں وغیرہ کو التین کہتے ہیں۔ یہاں التین کا معنی دماغ، معدہ، دل اور جگر کی رگیں ہیں۔

زیتون:- عربی میں ایسے مادے کو کہتے ہیں جس سے چکنائی حاصل ہوتی ہے۔

طور سینین:- طور اُبھار کو کہتے ہیں سینین فراخی یا میدان کو کہتے ہیں۔ طورِ سینا چھاتی کے ابھار کی فراخی کو کہتے ہیں۔ اس میں اور ہڈیوں کے اُبھار بھی شامل ہیں۔ وعلیٰ ھذا القیاس

چند دیگر طبی اصطلاحات

۱۔ مسیح الملک کی اصطلاح خالصتاً عیسائی اصطلاح ہے جس کے مطابق مسیح کے نام میں شفا ہے اور یہ اسلامی نظریہ سے متصادم ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی بجائے محمدی الملک کی اصطلاح زیادہ بہتر ہے۔

مسیلمہ پنجاب کی شاعری

قمر حجازی

کذب و افترا کی دنیا میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جو اہمیت حاصل ہے، اس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹوں کا بادشاہ ہے، اس نے انگریزوں کی سرپرستی میں پنجاب میں مسیلمہ کا کردار جس خوبی سے ادا کیا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص جو نبوت کا دعویدار ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھا۔ اس نے اپنی شاعری کے ذریعے جس طرح انسانی، اخلاقی، سماجی اور مذہبی اقدار کو پامال کیا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے، ذہنی طور پر دیوالیہ پن کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خود وہ اپنی زبان سے اپنے جائے نفرت ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

درثمین صفحہ نمبر ۸۸ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ ملاحظہ ہو، کہتا ہے ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کیا دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مرزائی بھی انسانوں کی عار اور بشر کی جائے نفرت کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ جس پر مرزا فخر محسوس کرتا ہوا اپنے آدم زاد ہونے سے بھی انکاری ہے۔ قادیانی عقائد پر ایک نظر نامی پمفلٹ میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اس شعر پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

واقعہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو حاکم مطلق اور مختار کل ہے اس نے اپنی قدرت کاملہ اور لازوال طاقت کے ذریعے متنبی قادیان کی زبان و قلم سے وہ کچھ کہلوایا جس سے مرزائی حقیقت الم نشرح ہو کر رہ گئی۔ مرزا غلام احمد کیا تھا؟ یہ مندرجہ بالا شعر سے ظاہر ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ انگریزوں کا زر خرید ایجنٹ تھا، جس نے مناظر کا روپ دھار کر مسلمانوں میں ایک خفیہ مشن کے تحت ممانعت جہاد کی تبلیغ شروع کر دی۔ وہ خود کہتا ہے کہ:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کا انکار کرتا ہے۔"

(دو خط بحضور گورنمنٹ برطانیہ صفحہ ۳۴)

اس چٹھی میں وہ لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے نام مزید لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کر لی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شاعری میں بھی یہ تبلیغ جاری رکھی۔ ملاحظہ ہو درثمین اردو صفحہ ۹۳ ؎

چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے لئے تمام جنگوں کا اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

صفحہ ۹۳

آگے چل کر مزید لکھتا ہے ؎

لوگوں کو یہ بتائیے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

صفحہ ۵۲

جہاد جیسے اہم فریضہ کا انکار کرنے کے بعد اس نے فریضہ حج پر وار کیا اور قادیان کی زمین کو ارض حرم سے محترم قرار دے دیا ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین صفحہ ۵۲)

اس بدبخت کے ہاتھ اور زبان سے نہ خاندان نبوت بچ سکا اور نہ نبوت بچ سکی۔ اپنی اولاد کو پنج تن پاک کے برابر قرار دیتے ہوئے کہتا ہے ؎

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

(درثمین صفحہ ۵۷)

نواسۂ رسول شہید کربلا کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(درثمین فارسی صفحہ ۲۸۷)

ترجمہ: میری ہر سیر کربلا ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔

اپنے آپ کو بدتر ثابت کرنے کے لئے ہر مکروہ حربہ استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائے قادیانی انبیاء کی شان میں گستاخیاں کرتا نظر آتا ہے بلکہ خود کو مسئلہ تناسخ کے تحت سابقہ انبیاء کی مثل قرار دیتا ہے۔

(ملاحظہ ہو درثمین صفحہ ۱۰۰)

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

اور درثمین فارسی میں صفحہ ۱۲۵ پر لکھتا ہے۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

ترجمہ: میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میرے دامن میں چھپا ہوا ہے اور اپنی بڑائی کا ذکر نزول المسیح صفحہ ۱۰۰ پر یوں کرتا ہے کہ:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے

ترجمہ: اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے لیکن علم و عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ مرزا قادیان نے مسلمانوں کو جو گالیاں دی ہیں۔ اس کے لئے مغلظات مرزا نامی کتاب دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس نے یہ کاروبار فراڈ کیوں کیا اس کی وجہ بھی وہ خود ہی بیان کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو، درثمین صفحہ ۱۰۔

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

لیفٹننٹ گورنر بہادر کے نام اس رفاہ روزگار کے تحفظ کا اقرار اس نے اپنے ایک خط میں بھی کیا ہے ملاحظہ ہو:

میں بجز اس سلطنت محسنہ کے اور کسی سلطنت کو وسیع الاخلاق نہیں پاتا۔ میں اس سلطنت کے مقابل سلطنتِ روم کو بھی نہیں پاتا جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔ (دو خط ـــ صفحہ نمبر ۱۷)

مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا مطالعہ کر کے یہ نتیجہ بخوبی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ موصوف ایک انسان تو کیا تھا الرم خانی بھی نہ تھا اور نہ آدم زاد، بلکہ بقول مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔

موصوف کی تحریرات کو ایک خاص نظم و ترتیب سے سامنے رکھا جائے تو آں جناب کے پاگل پن، مراقی طبیعت اور حماقت کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔

(صـ۷ بحوالہ قادیانی عقائد پر ایک نظر)

عیاش

تحریر: عبدالخالق قریشی دبئی

مرزا محمود قادیانی، مرزا طاہر کا باپ ہے۔ مرزا محمود نے یورپ کی سیر و تفریح کے پروگرام کے لئے رقم کس طرح جمع کی آپ بھی سنیئے۔

اس وقت قصور میں احمدیوں کی کوئی مسجد نہ تھی اور ایک پرانی شکستہ بوسیدہ مسجد کو آباد کرنا چاہا یا، سب کہ یہ مسجد غیر احمدیوں کی مسلمانوں کی تھی، اس لئے اس کی مرمت کا ارادہ کیا۔ جب مرمت کا کام شروع ہوا۔ تو ایک غیر احمدی نے آکر پوچھا کہ ہم بھی چندہ دینا چاہتے ہیں جواب دیا گیا بڑی خوشی سے آپ کا چندہ وصول کیا جاتا ہے انہوں نے دس روپے دیئے اور پوری تحصیل سے تقریباً ۱۸۰۰ روپے چندہ وصول گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ شمارہ نمبر ۱۲۲ مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء)

سردست میں ایک حاطر کی طرف سب مستورات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ لنڈن میں مسجد بن جانے کے سبب اس کا کام بڑھ گیا ہے اور دو آدمیوں طاقت سے باہر ہے میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ مسجد برلن کے وقت چند ایک غیر احمدی عورتیں بھی اس چندے میں شامل ہونا چاہتی تھیں۔ یہ چونکہ اس وقت عام تبلیغی کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے چند غیر احمدی عورتوں سے چندہ لینے کی اجازت دے دی اور جو بہنیں اس میں حصہ لینا چاہیں تو ان کا چندہ خوشی سے قبول کیا جائے۔

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد نمبر ۱۶ شمارہ ۳۳ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

قارئین کرام کو ایک چیز کی وضاحت کرتا چلوں کہ صاحبان ۱۲ سال کے چندے کا اندازہ کر لیں کہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۸ء خلیفہ صاحب نے اپنے اور غیروں کی جماعت کیسے اسٹرٹ سے کی اس کے بعد روپیہ کیسے سیر و تفریح میں اڑایا۔ قادیانیوں اور لاہوری جماعت نے اس کا نوٹس کیسے لیا۔

حضرتِ قادیان کے پیر جی سرا پا میں ہی کچھ ظاہر کرتے ہیں سیر و تفریح کو دل چاہا تو مذہب کو آڑ بنا لیا اور بیچارے مریدوں کو طرح طرح کی تسلیاں دیں۔ کہیں کہا کہ دیکھو شاہجہاں کی بیوی کا جب مقبرہ بننے لگا تو محض یہ دیکھنے کے لئے کہ بادشاہ اس زرکثیر کے لئے تیار بھی ہے۔ انہیں نے ایک لاکھ روپے کے ساتھ کشتی میں بٹھایا اور چلتے چلتے سارا روپیہ دریا میں پھینک دیا پیر جی کو بھول گیا کہ نہ وہ شاہجہاں ہیں اور وہ بیچاری عورتیں جنہوں نے زیورات بیچ بیچ کر برلن مسجد کے لئے چندہ دیا تھا۔ جسے اب آپ بیچ کر شاہجہاں طریقے سے روپیہ سمندر کی نظر کیا جا رہا ہے۔ پھر اس چالیس ہزار کی رقم کی قدر و قیمت مریدوں کی نظر میں گھٹانے کے لئے کچھ اس طرح گوہر افشانی فرمائی کہ انگلستان کا امیر بیس بیس ہزار میں کتا خریدتا ہے اور تیس ہزار میں گھوڑا گویا چالیس ہزار (جو آج کل چالیس لاکھ ہیں) لے جا رہے ہیں تو کوئی بات ہی نہیں۔ خلیفہ صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ ہندوستانیوں کی خون پسینے کی کمائی ہے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء)

ہمیں یقین نہیں آتا کہ ایک طرف تو میاں محمود احمد صاحب یورپ کی سیر و تفریح کے شوق میں اپنے نفس کو اتنا قابو نہ رکھ سکا کہ قوم کے ہزاروں روپے کو اس طرح برباد کر دیا ان عورتوں پر رحم نہ آیا جنہوں نے برلن مسجد کے لئے

ختم نبوت کانفرنس لندن کی جھلکیاں

مولانا اللہ وسایا صاحب

● کانفرنس ہال آٹھ بجے انتظامات کی تکمیل اور سیکورٹی سرانجام دینے والے کارکنوں اور انتظامیہ کے لئے کھول دیا گیا۔

● اس دوران قافلے آتے رہے اور باہر انتظار کرتے رہے۔

● حضرت الامیر کانفرنس ہال میں ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر تشریف لائے۔

● آپ نے انتظامات کو دیکھ کر دلی مسرت کا اظہار کیا اور عوام کے لیے دروازہ کھولنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

● سب سے پہلا قافلہ جو کوچ پر مشتمل تھا سکاٹ لینڈ ڈنڈی سے کانفرنس سینٹر میں پہنچا دوسرے نمبر پر گلاسگو۔

● کانفرنس ہال کو خوبصورت رنگا رنگ بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

● سٹیج پر بیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ایک بینر جس پر "ختم نبوت کانفرنس" لکھا تھا، لگایا گیا۔

● مندوبین و مہمانان خصوصی حضرات کی میزوں کی سو فٹ کی لمبی قطار پر سو فٹ لمبا بینر جس پر ختم نبوت تحریر تھی آویزاں کیا گیا۔

● کانفرنس کے سرپرست اعلیٰ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تھے۔

● ۲۴ اگست کو پاکستان کے پانچ مقامات، کراچی، کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد، لاہور میں مرزا طاہر کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے تمام دینی جماعتوں کے علماء نے انتظار کی۔ جلسے اور جلوس ہوئے میدانِ مباہلہ سے مرزائیت کی شکست کا اعلان کیا گیا تھا اور آخری معرکہ کے لیے ویمبلے کانفرنس سنٹر لندن مورخہ ۲۱ اگست ۱۲ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام کا وقت مقرر تھا اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا کہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب علمائے کرام کی موجودگی میں مرزا طاہر کا انتظار کریں گے مگر اسے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

● برطانیہ میں مولانا عبدالرحمان اور پاکستان میں مولانا محمد اجمل قادری نے بھی مباہلہ کا چیلنج دے رکھا تھا۔ اس لئے پہلے اجلاس کے علی الترتیب وہ صدر اور مہمان خصوصی قرار پائے۔

● دوسرے اجلاس کے مہمان خصوصی امیر شریعت اڑیسہ مناظر اسلام حضرت مولانا سید محمد اسماعیل کٹکی اور صدر مولانا حضرت محمد حسن والسال قرار پائے۔

● پہلے اجلاس کے اسٹیج سیکرٹری قاری تصور الحق مولانا قاری محمد طیب عباسی اور دوسرے اجلاس کے اسٹیج سیکرٹری مولانا حق نواز اور مولانا محمد موسیٰ قاسمی تھے انگریزی میں اعلانات مولانا محمد سلیم دھرت مدرس دارالعلوم ہولکمب بری نے نبھائی اور ان تمام امور کی نگرانی مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا نے کی۔

● کانفرنس کا افتتاح محمد زکریا پانچ سالہ بچے کی تلاوت سے ہوا۔

● برطانیہ کی معروف دینی شخصیت حضرت مولانا یوسف متالا نے پہلے اجلاس کی اختتامی دعا فرمائی۔

● برطانیہ کے ہر قابل ذکر شہر سے قافلوں اور وفود نے شرکت کی۔

● کانفرنس میں امسال پاکستان و برطانیہ کے علاوہ، عرب امارات، بھارت، بنگلہ دیش، ڈنمارک، مغربی جرمنی سے بھی وفود نے شرکت کی۔

● کانفرنس میں کل ۲۳ تقریریں ہوئیں جن میں سے ۴ عربی، ۵ انگریزی ایک بنگالی اور باقی اردو میں تھیں تین نعتیں دو نظمیں ہوئیں۔

● افتتاحی صدارتی کلمات عبدالرحمان یعقوب باوا نے کہے اور پچھلے سال کی رپورٹ پیش کی۔

● حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی اجازت و حکم سے باوا صاحب نے اعلان کیا کہ نمبر ۱ ۱۹۸۹ء کو "سال ختم نبوت" کے طور پر منایا جائیگا نمبر ۲ آئندہ سال پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ویمبلے کے علاوہ پانچ مزید ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں کی جائیگی۔ نمبر ۳ پاکستان کے تمام ڈویژنل مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ نمبر ۴ ایک ملین پاکستانی روپے کا لٹریچر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جائے گا نمبر ۵ پچاس ہزار نسخے صرف برطانیہ میں تقسیم کئے جائیں گے نمبر ۶ مزید تین کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اکو شائع کیا جائے گا

● کانفرنس کے تمام کے مندوبین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انگریزی و اردو لٹریچر ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔

● مرزا طاہر کا مباہلہ پمفلٹ کا جواب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن برطانیہ نے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا (اس سے قبل مساجد لائبریریوں میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا)

● کانفرنس میں مولانا زاہد الراشدی نے مولانا اسلم قریشی کیس، مولانا نذیر احمد خان، مولانا محمد اجمل قادری نے مباہلہ مولانا محمد اقبال رنگونی مولانا منظور احمد الحسینی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام، مولانا اللہ وسایا نے

کذب مرزا، مولانا محمد اسماعیل کشکی نے ختم نبوت مولانا فدا الرحمان درخواستی نے ارتداد کی شرعی سزا مولانا محمد ادریس ٹڈ مارک نے قادیانیوں کی اسلام دشمنی مولانا محمد اسحاق نے قادیانی سامراجی طاقتوں کے آلۂ کار ہیں، مولانا عبد الرشید ربانی نے قادیانیوں کی ملک دشمن سازشوں اور ضیاء الرحمان فاروقی نے تحریک ختم نبوت کے عنوان پر فاضلانہ خطابات کئے باقی تمام خطباء نے سیرت طیبہ، حیا جیسے دیگر تمام عنوانات پر خطاب کیا۔

● تمام مقررین نے اصل قادیانی کتابوں کے حوالے اسٹیج پر پڑھ کر سنائے جس کے لئے اہتمام سے قادیانی کتب اسٹیج پر لائی گئیں تھیں۔

● کانفرنس کے پہلے اجلاس میں بام مسجد کے صدر اور ختم نبوت کانفرنس کے رکن جناب محمد اقبال کھرانی نے انگریزی میں خطاب کے دوران اعلان کیا کہ تمام مساجد کمیٹیوں اور ویلفیئر سوسائٹیوں کا اجلاس بلا کر فتنہ مرزائیت کے تعاقب کے لئے ان کی معاونت حاصل کی جائے گی۔ جس کے لئے تمام حضرات کانفرنس ہال کے گیٹ پر اپنی اپنی کمیٹیوں کے نام درج کرائیں تاکہ اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر مرزائیت کا مقابلہ ہو سکے۔ انٹری گیٹ پر رکھے ہوئے رجسٹر پر بہت سی کمیٹیوں کے لوگوں نے اپنے نام لکھوائے۔ یوں سارا دن یہ سلسلہ چلتا رہا۔

● کانفرنس کے دوران ایک آٹھ سالہ بچے محمد اسعد نے اسٹیج پر آکر اعلان کیا کہ میں بھی مرزا طاہر سے مباہلہ کیلئے تیار ہوں اس کا یہ اعلان سنتے ہی ایک نوے سالہ بزرگ نے والہانہ انداز میں اپنی لاٹھی لہرا کر اعلان کیا کہ میں بھی مباہلہ کے تیار ہوں۔ اتنے میں تمام شرکاء دنے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ہم مباہلہ کے لیے تیار ہیں۔ ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد کے ایمان پرور نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

● شام چھ بجکر پچیس منٹ پر جناب عبد الرحمان باوا نے مرزا طاہر کے نہ آنے کے باعث مباہلہ میں مرزا طاہر

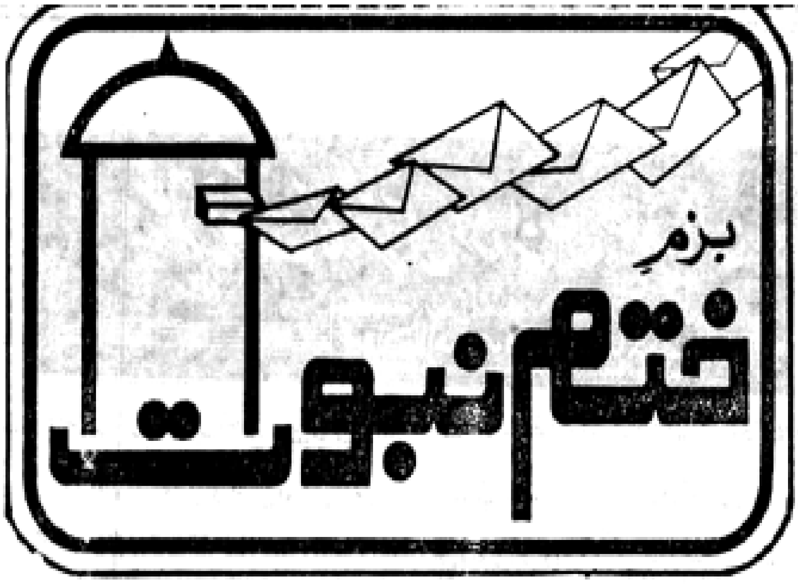

اسلام کا ترجمان

حافظ ثناء اللہ ایوبی - کراچی

بندۂ ناچیز رسالہ "ختم نبوت" کا اب مستقل قاری ہے۔ پہلے تو رسالہ کو سرسری نگاہ سے کبھی کبھی دیکھتا تھا لیکن عرصہ دو ماہ سے اللہ نے کرم فرمایا کہ مسلسل بڑے شوق و رغبت سے پڑھ رہا ہوں بلکہ بڑی شدت سے رسالہ کا انتظار کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں امتحانات کی مصروفیت کی وجہ سے شمارہ نمبر ۴۱ ۲۵ مارچ تا ۳۱ مارچ نہ پڑھ سکا۔ کل اسی رسالہ کو خریدنے کیلئے صدر گیا لیکن نہ ملا بالآخر پاک ریکارڈنگ سینٹر سے وصول ہوا۔ پڑھ کر تسکین قلب ہوئی۔

یہ رسالہ اسلام کا ترجمان رسالہ ہے، دل سے دعا نکلتی ہے کہ ربّ العزت اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

اب تو میں بھی اس کا قاری بن گیا

شاہین اقبال ادق

یوں تو رسالہ "ختم نبوت" کا نام ایک عرصے سے سن رہا تھا مگر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ پچھلے دنوں ہمارے ایک دوست نے مجھے یہ رسالہ دیا۔ اور کہا کہ اس کو پڑھو۔ پڑھنے پر پتہ چلا کہ سچ مچ اس رسالے کا جتنا نام ہے کام تو اس سے کہیں زیادہ ہے اور اب میں بھی اس رسالے کا قاری بن گیا ہوں۔ الحمد للہ مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے۔ میں نے ایک نعت کہی ہے، ضرور شائع فرمائیں۔ نعت یہ ہے۔

نعت شریف

نہیں اور ہے مجھ کو جینے کی خواہش
بس اک رہ گئی ہے مدینے کی خواہش
یہاں پر تو ہے شوقِ دیدارِ طیبہ
وہاں حوضِ کوثر سے پینے کی خواہش
جو مل جائے مجھ کو بھی خاکِ مدینہ
نہیں اور کوئی خزینے کی خواہش
چلے گر تو بس صرف طیبہ کی جانب
یہی ہے مرے اب سفینے کی خواہش
مدینے کے ذرّے تو ہیں مثلِ موتی
ادق اور کیا ہو نگینے کی خواہش

میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں

عبد الوحید دین پوری - خان پور

روزنامہ "جنگ" لاہور صفحہ ۵ مورخہ ۸۸-۶-۱۹ کی اشاعت میں مرزا طاہر مردود کی طرف سے

جنرل ضیاء سمیت تمام جماعت احمدیہ (مرزائیوں) کے مخالفین یعنی مسلمانوں کو دعوت مباہلہ دیا ہے لیکن لندن کی تخصیص کا فلسفہ سمجھ سے بالاتر ہے لیکن باایں ہمہ بندہ ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کا ایک ادنیٰ سا رضا کار ہونے کی حیثیت سے مرتد اعظم قادیانی مرتدوں کے سربراہ مرزا طاہر کے دعوت مباہلہ قبول کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ قادیانی سربراہ کے ساتھ دنیا کے ہر گوشے اور ہر صورت میں مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔

پیارا بھی اور معیاری بھی

مختار المصطفےٰ مفتی۔ کلاسوالہ

میں ابھی "ختم نبوت" کا نیا قاری ہوں۔ ابھی تک مجھے صرف دو پرچے ہی ملے ہیں اتنا پیارا اور معیاری رسالہ نکالنے پر ہم تمام مسلمان فخر سے سربلند کر سکتے ہیں۔ مجھے مضامین بیحد پسند آئے اکے افادۂ علم کا سبب بنے۔ خاص کر مرزا جس پر اللہ کی تمام مخلوق کی پھٹکار پڑے، پر حافظ محمد اقبال صاحب کا مضمون مطالعاتی تعلیقاً تو بیحد پسند آیا۔

ہفت روزہ "ختم نبوت"

سُبحانَ اللہ

رفیق احمد صدیقی۔ اوچ شریف

ہفت روزہ، انٹرنیشنل رسالہ "ختم نبوت" نہایت جامع، منفرد رسالہ ہے۔ اس کا ہر ایڈیشن بے مثال ہے۔ مرزائیت کیلئے ننگی تلوار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مزید ترقی اور شہرت سے سرفراز فرمائے۔ اس کے معاونین، قارئین اور انتظامیہ پر رحمت خاص نازل فرمائے۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور میں نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ اس رسالے کو بیحد پسند کرتا ہے۔ فتنۂ مرزائیت کا تعاقب اس کا جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فتنۂ مرزائیت کو نیست و نابود کرے۔ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے جھوٹے المتنبی دجال

کذاب اور مرتد مرزا غلام احمد ملعون کی محبت و اطاعت سے نجات دلاکر ختم المرسلین، امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین، صادق الامین، شافع محشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و محبت، اطاعت و شفاعت نصیب فرمائے۔

اچھا مضمون تھا

محمد عمر فیروز آبادی۔ خضدار۔ بلوچستان

جلد نمبر ۷ شمارہ نمبر ۹ میں، میں نے شیزان کے بائیکاٹ کا واقعہ، جو کہ جناب قاری عمر خطاب صاحب نے ارسال فرمایا تھا، پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اور قلم اٹھانے پر مجبور ہو گیا کہ قاری صاحب کو مبارک باد دوں۔ باقی ہمارے شہر خضدار میں الحمدللہ شیزان کا تقریباً بائیکاٹ ہو گیا ہے۔

میں عرصہ دو سال سے رسالہ "ختم نبوت" کا قاری ہوں۔ بہت اچھا رسالہ ہے۔ قادیانیوں اور ذکریوں کے خلاف آپ حضرات نے جو جہاد شروع کر رکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی نصیب فرمائے اور ان کافروں کو دنیا و آخرت میں ذلیل فرمائے۔

جریدہ ختم نبوت کلاشنکوف ہے

فیصل نعمان بٹ، لالہ موسیٰ

نئے شمارے کا انتظار شدت سے رہتا ہے۔ یہ شمارہ قادیانیوں کے لئے ایک کلاشنکوف کی سی حیثیت رکھتا ہے اور انشاء اللہ یہ کلاشنکوف مرزائیوں کو اس صفحۂ ہستی سے مٹا دے گی۔ اور ہمارے آقا دو جہاں سرور کونین کا پرچم پوری دنیا میں لہرا رہا ہو گا۔ پیارے رسول دو جہاں کے جھنڈے کو لہرانے سے قادیانی ٹولیاں کے سردار برٹش (انگریز) بھی نہیں روک سکتے۔

اقوالِ زریں

خلیل اللہ، خیر المدارس کنڈکوٹ

اللہ ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ سود خوروں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

قادیانیوں سے عدم تعاون کے مضامین کی ضرورت

محمد اکرم طوفانی، سرگودھا۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں، قادیانی صرف اس لئے اپنے مشن میں زندہ ہیں کہ مرزائی نواز مسلمان ان کی دانستہ یا نادانستہ تعاون کئے ہوتے ہیں۔ اگر ۲۵ فیصد حکومت کا تعاون ہے تو ۷۵ فیصد مسلمان دانستہ یا نادانستہ طور پر قادیانیوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا یوسف صاحب مدظلہ یا دیگر کسی بھی عالم دین کو اس طرف متوجہ کریں، کہ ایسے مضامین لکھیں جنہیں قادیانیوں سے تعاون کی شدید مذمت ہو ایسی آیات قرآنی یا احادیث رسول کہ کفر کے ساتھ تعاون کرنا اور ان کے ساتھ مراسم اور روابط رکھنا اور اس وجہ سے وہ زندگی کے سانس آرام سے لے سکیں، اس قسم کے افراد کی مذمت ہو تاکہ مسلمان ان سے بچ سکیں۔

مسلمانوں سے اپیل

فیض اللہ خان کریانہ مرچنٹ کلور کوٹ

مسلمانوں سے میری پرزور اپیل ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کی پاسبانی کرتے قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے ثبوت دیں، میں نے جب سے آپ کا رسالہ پڑھا شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا اور احباب کو بھی ترغیب دی۔

ضروری اعلان

ٹنڈو غلام علی شہر میں انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت محمد شریف بھٹو نامہ نگار ختم نبوت سے حاصل کریں

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

فکرِ آخرت

ظفر اقبال بلوچ - سکھر

دُنیا کی زندگی عارضی ہے آخرت کی زندگی ابدی ہے، ظاہر ہے کہ اس کی فکر زیادہ ہونی چاہیئے۔ آخرت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اس لئے نماز پوری پابندی سے پڑھنی چاہیئے، وہاں پوچھا جائے گا کہ مال کیسے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا۔ بے ایمانی، چوری اور فریب سے کمایا ہوا مال عذاب بن جائے گا۔ اگر مال حلال طریق سے کمایا ہوگا اور اللہ کی راہ میں اور خلقِ خدا کی بھلائی کیلئے خرچ کیا ہوگا تو اُس کا اجر و ثواب ہوگا۔

فکرِ آخرت یہی ہے کہ انسان ارکانِ اسلام کی پابندی کریں۔

فرشتے اور اُن کی ذمہ داریاں

عمر الحق خانزادہ - تھارو شاہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جن باتوں پر ایمان لانے کی تلقین کی ہے ان میں فرشتوں پر ایمان لانا بھی شامل ہے

فرشتوں کی ذمہ داریاں:-

اب قرآن و حدیث سے ہی فرشتوں کی ذمہ داریاں معلوم ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں پر متعین خاص فرشتوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام:-

یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے نبیوں اور رسولوں تک پہنچاتے تھے۔

۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام:-

یہ بارش اور مخلوق کے رزق کا انتظام کرتے ہیں

۳۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام:-

یہ مخلوق کی رُوح قبض کرتے ہیں۔

۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام:-

یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے جس سے تمام دُنیا و جاندار ختم ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا اہم فرشتوں کے علاوہ ہر انسان کے کاندھوں پر دو فرشتے مقرر ہیں جو کہ اس کے نیک و بد اعمال لکھتے ہیں، اور یہ کراماً کاتبین کہلاتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں مُردہ سے سوال و جواب کرتے ہیں، وہ "منکر نکیر" کہلاتے ہیں۔

بعض فرشتوں کو دریاؤں سے متعلق کام سُپرد کئے گئے ہیں۔ بعض کو پہاڑوں سے متعلق اور بعض کو ہواؤں سے متعلق۔ اسی طرح کائنات کے تمام انتظامات اللہ تعالیٰ کے حُکم سے فرشتے ہی کرتے ہیں۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ۔

فرشتوں کی صحیح تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔

انسانی زندگی کے چار دور

حافظ ثناء اللہ ساجد شجاع آباد

ہر انسان کے لئے چار منزلوں کا عبور کرنا ناگزیر ہے۔

(۱) پہلا دور شکم مادر یعنی بچے کا ماں کے پیٹ میں رہنے کا زمانہ ہے۔

(۲) عالم خاکی یعنی دنیا میں رہنے کا زمانہ۔

(۳) عالم برزخ یعنی موت اور قیامت کے درمیان کا زمانہ۔

(۴) عالم آخرت یعنی قیامت کے بعد سے شروع ہونے والا زمانہ۔

جو دنیا میں آچکا ہے اس کا پہلا دور گذر چکا ہے باقی تین دور میں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے (آمین)۔

لطفِ خداوندی

مرسلہ:- عبد الواثق قریشی "ٹھاہوپیر"

حدیث میں آیا ہے کہ ایک گناہگار بندہ اپنی پریشانی حالی کے باعث بارگاہ خداوندی میں قبولیت کی امید پر ہاتھ پھیلائے گا۔ مگر پروردگار اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائیں گے پھر وہ گناہگار بندہ اپنے گناہوں کی مغفرت کی درخواست کرے گا لیکن پھر بھی باری تعالیٰ اس کی دعا پر التفات نہ فرمائیں گے!

وہ بندہ پھر ایک مرتبہ گریہ وزاری کے ساتھ رو رو کر اپنے حقیقی مولیٰ کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرے گا تو جس طرح ماں باپ کو اپنے ضدی بچے کے رونے پر رحم آجاتا ہے اور ماں باپ اس کی ضد پوری کر دیتے ہیں اسی طرح رحمت الٰہی جوش میں آکر کہے گی اے میرے فرشتوں مجھے تو اب اپنے اس بندہ کی گریہ وزاری مسلسل مانگنے اور رونے پر شرم محسوس ہونے لگی ہے حضور صاحب کہ میرے علاوہ اس بندے کا اور کوئی دعا سننے والا اور قبول کرنے والا ہی نہیں ہے اس لئے میں نے اس کی دعا قبول کر لی ہے اور اس کی امید پوری کر دی ہے۔ (ماخوذ گلستان سعدی)

حضرت فاطمہ بنت خطابؓ

محمد ایوب — تنولی مونگن

نام فاطمہؓ ام جمیل کنیت حضرت سعیدؓ بن زید کے نکاح میں تھیں اور انہی کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ یہ ان دس مسلمانوں میں سے ایک ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے ان کے اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اپنے بھائی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی باعث بھی بنیں۔ اپنے شوہر سعیدؓ بن زید کے ساتھ ہجرت کی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

انہوں نے ٹی وی سمیت لڑکی کو دفن کر دیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد پہلی دفعہ آپ کے ختم نبوت میں شرکت کے لئے خط لکھ رہی ہوں۔ سبب اس خط لکھنے کا یہ ہوا کہ مبارک ماہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں بھی لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں خاص کر ٹی وی اور وی سی آر اور گانے بجانے تو اس ماہ میں بھی بند نہیں ہوتے ادھر تراویح ہو رہی ہوتی ہے اور خدا کی رحمتوں کے خزانے لٹنے جا رہے ہوتے ہیں ادھر یہ بد نصیب ٹی وی اور گانوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دل بڑا دکھتا ہے اس لئے اپنے ختم نبوت کے قارئین کے لیے ایک واقعات ٹی وی کے متعلق ارسال کر رہی ہوں شاید کہ کوئی بھائی و بہن ٹی وی سے تائب ہو جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بات ہے کہ افطاری سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر افطاری کے سامان میں میری مدد کرو۔ بیٹی نے جواب دیا کہ میرا پروگرام ٹی وی پہ سے قضا نہ ہو جائے کہیں میں پروگرام دیکھنے سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اس لئے ماں سے کہنے لگی امی میں نے تو ٹی وی پر پروگرام دیکھنا ہے وہ دیکھ لوں پھر کام کروں گی یہ کہہ کر اوپر چھت پر چلی گئی کمرے میں ٹی وی رکھی تھی۔ اس لڑکی نے ماں کے ڈر سے نہیں مجھے زبردستی کام کے لئے نہ اٹھا کر لے جائے۔ دروازہ بھی اندر سے بند کر دیا۔ ادھر ماں بیٹی کو آوازیں دیتی رہی بیٹی نے ایک نہ سنی کافی وقت گذر گیا پھر سب سرد بھی آ گئے۔ افطاری ہو گئی لڑکی ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی۔ ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ دل ڈر گیا۔ اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا۔ انہوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھے منہ پڑی ہے۔ اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی۔ اب حالت یہ ہوئی کہ لڑکی زمین کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی سب اس کو اٹھا اٹھا کر تھک گئے۔ اب حیران کہ کیا کریں۔ کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی۔ اس نے جا کر ٹی وی کو اٹھایا تو وہ لڑکی بھی اوپر اٹھی۔ اب تو یہ ہوا کہ اگر وہ ٹی وی اٹھاتے تو وہ لڑکی بھی اٹھتی ورنہ بالکل کوئی اس کو اٹھا بھی نہ سکتا۔ آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اٹھایا اور اس کو نیچے لائے اور غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا تو سب حیران رہ گئے کہ چارپائی تو کسی سے اٹھائی نہیں ہوتی۔ بالآخر انہوں نے جنازے کے ساتھ ٹی وی کو اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے۔ اب انہوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھا کر گھر لانے لگے تو جیسے ہی انہوں نے ٹی وی کو اٹھایا تو میت قبر سے باہر آ پڑی۔ انہوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھایا تو وہ پھر باہر آ پڑی۔ اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی۔ انہوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا۔ اب اس کا جو حشر ہوا ہو گا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے لوگوں کو اس واقعہ سے اتنی عبرت ہوئی کہ انہوں نے وہیں قبرستان میں ہی ٹی وی دیکھنے سے توبہ کر لی۔ یہ واقعہ بالکل سچا ہے خدا تعالیٰ بعض اوقات اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ایسے واقعات رونما فرما دیتے ہیں۔

مسز محمد خالد عمران — احمد پور شرقیہ

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل بڑے شوق سے پڑھتی ہوں۔ دل کو سکون میسر آتا ہے کہ تاریکیوں پر کڑی نظر رکھنے والا کوئی تو رسالہ ہے۔ اللہ اسے اور زیادہ ترقی دے (آمین)

ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں

مرسلہ — محمد محبوب اللہ نور الاسلام

ایک دفعہ لوگوں نے حضرت ادہم بلخیؒ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں فرماتا؟

- آپؒ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ تم خدا کو جانتے ہو اور مانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔
- قرآن شریف پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔
- جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے۔
- شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے نہیں بچتے بلکہ دوستی کرتے ہو۔
- عزیز و اقارب کو اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے۔
- موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں کرتے بلکہ دنیا کا سامان جمع کرتے ہو۔
- اپنی برائیوں کو ختم نہیں کرتے مگر دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو۔

بتاؤ! دعائیں کیسے قبول ہوں؟

صحابہؓ کی شان

حضرت انسؓ کی روایت میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ کو میرے لئے چن لیا ان کو میرے لئے مددگار اور رشتہ دار بنایا۔ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہؓ کے رتبہ اور شان کو گھٹائے گی خبردار ان کے ساتھ مل کر نہ کھانا نہ پینا خبردار ان کے ساتھ نکاح بھی نہ کرنا خبردار ان کے ساتھ مل کر فرض نماز بھی نہ پڑھنا خبردار ان کے ساتھ مل کر جنازہ بھی نہ پڑھنا ان پر لعنت کرنی جائز ہے۔

بے قرار کی دعا حضرت طاؤسؒ کسی بیمار کے پاس بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے مریض نے عرض کی کہ حضرت میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا تو خود دعا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بے قرار کی بیقراری کے وقت دعا قبول فرماتا ہے (ابن حجرؒ)

ختم نبوت کانفرنس ہری پور ہزارہ

گذشتہ روز ہری پور سنٹرل میں ایک زبردست ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بہت بڑی تعداد میں شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بیع الرحمان قاسمی ممبر ضلعی کونسل نے انجام دیئے کانفرنس کی صدارت استاد القراء حضرت مولانا نور الحق صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک سرپرست دوم شبان ختم نبوت ڈی اینڈ ڈی کے قاری عمر خان صاحب فاروقی نے کی منیع الرحمان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرزائی قوم مسلمانوں کے لئے ناسور ہیں لہٰذا ہمیں ملی اتحاد کے ساتھ رہیں ناسور کو علیحدہ کر لینا چاہیئے اس سے پہلے کہ باقی مسلمان اس کی زد میں آئیں۔ افتخار احمد، عارف خان تنولی، راجہ شاہد رزاق، محمد ظہور خان، فرید خان بابر ڈپٹی سیکرٹری سمیع احمد نے بھی خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم انشاء اللہ ان کا تعاقب کرتے رہیں گے اور اس وقت کرتے رہیں گے جب تک دنیائے اسلام میں ایک مرزائی بھی رہے گا۔

اورنگزیب مغل نے تفصیلی طور پر مرزائیوں کے عقائد کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ قوم ہے کہ جو ازل سے مسلمانوں کی مذہبی، معاشی اور سیاسی دشمن جماعت ہے۔ لہٰذا ہر مکتبۂ فکر اور ہر سیاسی تنظیم کا کام ہے کہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ان دشمن عناصر کا محاسبہ کریں تاکہ آئندہ کوئی نسل بھی مسلمانوں کے مذہبی عقائد پر تنقید کرنے کے قابل نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب شبان ختم نبوت کی جلائی ہوئی شمع سے یہ مرتد ختم ہو جائیں گے آخر میں خطیب اعظم موضع سکندر پور کے حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب نے کہا کہ آج یہ کام ہم لوگوں کا نوجوانوں نے سنبھالا ہوا ہے ہم ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں اور انشاء اللہ انجمن شبان ختم نبوت کے نوجوان جہاں جس جگہ جس وقت پکاریں گے یہ خادم حاضر ہوگا۔ آخر میں انہوں نے نوجوانوں کے جذبہ کو سراہا اور داد دی اور کہا ہے کہ بے شک قیامت کے دن حضور کی شفاعت حاصل کرنے کا یہی راستہ ہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا فرمائی۔

انجمن سپاہ صحابہؓ دور شہر کے زیر اہتمام

یک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مورخہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ بعد نماز عشاء ہوئی جس کے مہمان خصوصی انجمن سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست مولانا ضیاء الرحمان فاروقی تھے تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالماجد کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب نے ختم نبوت کے عنوان پر ایک بہت اچھی نظم پیش کی اس کے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے اپنے پیارے لہجہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے جتنے نبی اور رسول اس دنیا میں بھیجے وہ سب حسین مکھڑے اور پیارے چہرے والے تھے۔ نبی مصنف نہیں ہوتا۔ نبی کا استاد خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا نبی سب سے زیادہ عقلمند ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس مرزا قادیان کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکول میں ماریں یہ کھاتا تھا ایک تو یعنی اس کی ایک آنکھ نہیں تھی اور عقل کا اتنا کورا کہ بیوی کی شلوار کو سر کی پگڑی سمجھ کر سر پر باندھتا ہوا تھا مولانا نے قادیوں کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ مولانا نے مزید کہا کہ جس طرح ختم نبوت کا انکار کفر ہے اسی طرح پیغمبر کے صحابہؓ کا انکار بھی کفر ہے مولانا کی یہ تقریر بڑی پر اثر تھی۔ اس کانفرنس میں مولانا عبدالکریم ہیرونی مولانا عبدالولی اور دیگر احباب نے خطاب فرمایا اجتماع سیکرٹری حافظ محمد عبدالولی نے انجام دیئے خرم علی اور شکیل احمد نے رات دن محنت کرکے اس پروگرام کو کامیاب کیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون ٥

عالمی مجلس ختم نبوت ؐ کے دیرینہ ساتھی اور مخلص کارکن جناب صغیر احمد صدیقی ۷ ر جولائی ۱۹۸۸ء کو دار فانی سے جہان ابدی کی طرف کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کا حوصلہ دے قارئین ختم نبوت سے دعا کی اپیل ہے

ادارہ

موسیٰ والا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

باغ وہیار (نامہ نگار) مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت اور ناپاک عقائد و عزائم کا مکمل قلع قمع کرنے کے لئے ملک کے دیگر حصوں کی طرح موسیٰ والا میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ عہدیداران کی تفصیل درج ذیل ہے سرپرست، راؤ عبدالحکیم خان، سابق چیئرمین یونین کونسل لالکی، صدر حافظ عبدالشکور خطیب جامع مسجد موسیٰ والا، سینئر نائب صدر محمد سلیم، جونیئر نائب صدر عبدالمالک، جنرل سیکرٹری محمد افضل جوائنٹ سیکرٹری محمد اسلم، سیکرٹری نشر و اشاعت راؤ ظفر اقبال سیکرٹری فنانس ملک محمد اسلم اور سیکرٹری دفتر راؤ محمد ارشد ندیم۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پوری دنیا میں عروج پر ہے پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہروں میں دفاتر قائم ہو چکے ہیں بلکہ اب تو دیہی علاقوں میں بھی دفاتر قائم ہو رہے ہیں جس کی زندہ مثال موسیٰ والا گاؤں کی ہے موسیٰ والا باغ وہیار کا ایک نواحی گاؤں ہے یاد رہے کہ باغ وہیار میں عرصے سے مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر کام کر رہا ہے دعا ہے کہ کوئی یہ میں بھی عنقریب دفتر کا افتتاح کر دیا جائیگا۔

قادیانی سرگرمیوں پر اظہار تشویش

جمعیت طلباء اسلام کراچی کے رہنما محب اللہ کورائی، سردار بہادر مارتونگی، ضیاء الدین، بیدا کبر شاہ ہزاروی نے ایک مشترکہ بیان میں اورنگی ٹاؤن میں قادیانی ٹولہ کی طرف سے ایک کتابچہ (مباہلہ کا چیلنج) کے تقسیم کرنے پر بہت سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی ٹولے پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانی ٹولہ ایک پھر مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا امتحان لینا چاہتے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے آج بھی مسلمانان عالم عقیدہ ختم نبوتؐ پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہیں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرپرستی چھوڑ دے یہ وہ ٹولہ ہے جو پاکستان کو اور پورے مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہے اور مولانا اسلم قریشی کو عالمی مجلس ختم نبوت کمیٹی کے حوالے کیا جائے آخر میں ان رہنماؤں نے عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنماؤں کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے کہ جی آئی کے کارکن ختم نبوت کے لئے جان دینے سے گریز نہیں کریں گے

شاہین آباد سرگودھا کے پانچ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا

مبلغ ختم نبوت سرکل شاہین آباد سرگودھا کے صدر الحاج رانا محمد یونس کی مساعی اور تبلیغ سے پانچ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر ان کے ہاتھوں اسلام قبول کر لیا۔ قادیانیت سے تائب ہونے والوں میں عبدالرؤف وابلہ، نجیب اللہ وابلہ، محمد لطیف وابلہ ساکن چک نمبر ۱۳۴ جنوبی، محمد رفیق جنجوعہ اور ناصر احمد جنجوعہ ساکن چک نمبر ۹۰ جنوبی شامل ہیں۔ مولانا اکرم طوفانی یونس بلوچ، عبدالرزاق، مولانا حق نواز خطیب شاہین آباد مولانا محمد اقبال چک نمبر ۱۳۱ جنوبی، مولانا عبدالغفار چک نمبر ۱۲ جنوبی کے علاقہ کے مسلمانوں نے رانا محمد یونس کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ رانا یونس کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام جیسی لازوال نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے کے پندرہ افراد کے خلاف عدالتی ... کی خلاف ورزی ... درج ہو چکا ہے۔ ان میں چک نمبر شمالی کے ملک مظفر جوئیہ، عنایت اللہ جوئیہ، داری مصلی اور یوسف موچی چک نمبر ۹۹ شمالی کے منور احمد، ماسٹر نذیر، غلام محمد بٹ امیر بادلی چک نمبر ۹۹ شمالی کے نور محمد، انیس احمد اور محمود احمد، ... فوجی ماقوم بھٹی، اللہ دتہ دکاندار اور ڈاکٹر سیم جنجوعہ شامل ہیں۔ رانا محمد یونس نے مولانا محمد اکرم طوفانی، جہانگیر سرور شیخ ایڈووکیٹ محمد افضل ایجنٹی اور محمد الیاس مدنی کا شکریہ ادا کیا۔

اظہار تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا ایڈیٹر ہفت روزہ ”ختم نبوت“ اور مولانا منظور احمد الحسینی نے پاک محمدی مسجد کے امام الحاج عبدالرحمٰن، مسجد انتظامیہ اور فرینکفرٹ میں مقیم ان تمام مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اجزھم اللہ۔

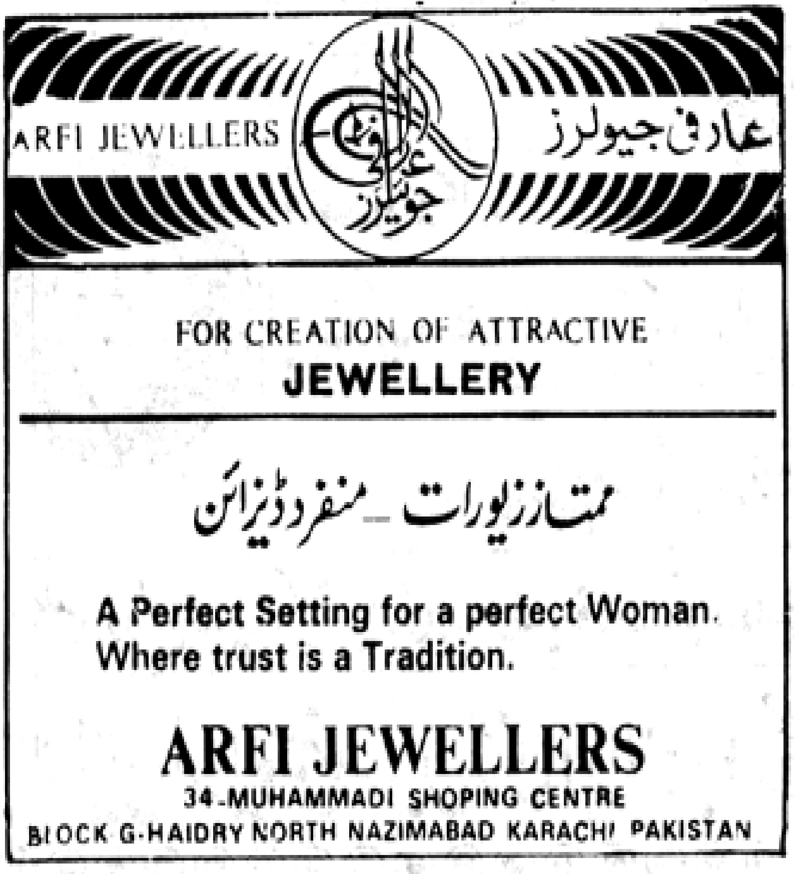

قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرنے پر ۳ قادیانی گرفتار

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) سیالکوٹ پولیس تھانہ نیکا پور کے نواحی گاؤں پکی کوٹلی کے ایک زیلدار شبیر کو سمبڑیال پولیس نے گرفتار کر لیا اور دو قادیانیوں صلاح الدین اور بسیا کو قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں حراست میں لے لیا ہے۔

اخبار ختم نبوت

تنظیم نوجوانان ختم نبوت مردان کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

(محمد طاہر مردان) تنظیم نوجوان ختم نبوت مردان کے زیر اہتمام ایک جلسہ بازار رکٹ گنج میں سلطان محمد کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ اجلاس سے سابق رکن صوبائی اسمبلی سید منظور حسین، میونسپل کمیٹی کے کونسلروں اکرام اللہ شاہد، احسان اللہ باچہ، ممتاز عالم دین حافظ حسین احمد، مولانا سیف الرحمان، مولانا فضل سبحان اور طالب علم رہنما محمد طاہر نے خطاب کیا مقررین نے حال ہی میں خفیہ طریقے سے سرکاری اداروں کو جماعت احمدیہ کی طرف ارسال کی ہوئی سرکلر کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان سرگرمیوں کو حکومت کی نااہلی تصور کرتے ہوئے حکومت کی سرد مہری کی مذمت کی گئی۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

مقررین نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد یونس کے صرف مقدمات واپس لینے اور ان کے ضلع مردان میں داخلے پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ مقررین نے ٹاؤن ہال مردان میں حکومت کی سرپرستی میں محفل موسیقی کے پروگرام کے انعقاد کی مذمت کی گئی اور حکومت سے ایسے ہر اقدام کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایجنسی رحیم یار خان

رحیم یار خان میں ہفت روزہ ختم نبوت حاصل کرنے کے لئے "جاوید بکری اینڈ نسکو کارنر" سے رجوع کریں! فون ۷۰۲۰۳ نیز پرچہ بذریعہ ڈاک بھی روانہ کیا جاتا ہے۔

مرزا طاہر کی جانب سے مباہلہ کا چیلنج مکارانہ سازش ہے.......

جمعیت اہلسنت متحدہ عرب امارات کا بیان

دبئی (اپ ر) جمعیت اہل سنت والجماعت عرب متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا محمد اسحاق خان المدنی، مولانا محمد نعیم، مولانا خلیل الرحمان، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عارف حافظ بشیر احمد چیمہ، ڈاکٹر محمد یوسف چیمہ اور مولانا سراج الحق نے قادیانی جماعت کے سربراہ کی طرف سے نام نہاد مباہلہ کے چیلنج کو ایک پر فریب اور مکارانہ سازش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسلمانان عالم کی غیرت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ اور اس کا مقصد عامۃ الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ کیونکہ مباہلہ سے خود

نیو جیلا کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○

یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

پلین وولن کارپٹ کی خریداری پر وولن قائد آباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں

۴ ایف آر ایونیو۔ ایس ڈی ایبلاک جی برکات حیدری

نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

مرزا قادیانی کے فرار کا قصہ کسی سے مخفی نہیں ہے اور مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود سے لے کر آج تک قادیانی جماعت کے ہر سربراہ کو جو اعلانیہ مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اور قادیانی جماعت کے ہر سربراہ نے اس سے فرار کا راستہ اختیار کیا ہے۔ جو ہر ذی شعور مسلمان پر روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اب مرزا طاہر (جس پر چنیوٹی صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کا قرضہ موجود ہے) کے اس چیلنج کو متعدد علمائے کرام جن میں مولانا مفتی احمد الرحمان، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور مولانا زاہد الراشدی جیسے ثقہ اور بزرگ علماء نے فوراً قبول کیا ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے مگر قادیانی جماعت کے سربراہ نے نہ تو اب تک کوئی جواب دیا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ دے سکے گا۔ اس طرح ان حرکات سے وہ ایک طرف سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے اور دوسری طرف وہ اپنے مغربی پشت پناہوں کی حمایت و امداد میں اضافہ کرانا چاہتا ہے۔ جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات ان علمائے ربانین پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے قادیانیت کے شجر خبیثہ کے خاتمہ کے لئے ان سے تعاون کرنا اپنے عقیدہ وایمان کا تقاضا سمجھتی ہے اور تمام مسلمانوں سے ان علمائے کرام کے ساتھ ہر طرح کے تعاون کی اپیل کرتی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر اہتمام محلہ وار یونٹ

صابری مسجد محلہ رسول پورہ میں تبلیغی پروگرام ہوا جس کے مہمان خصوصی جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب جناب سید عارف حسین شاہ ہاشمی تھے۔ اجلاس کی کی صدارت جناب سید شہباز الحق صدیقی نے کی۔ اجلاس میں قاری محمد یوسف صاحب سیالوی نے خطاب کیا۔ ان کے علاوہ حافظ محمد نواز نے خطاب کیا۔ اور لوگوں کو مرزائیت کے عقائد ونظریات سے آگاہ کیا اور مجلس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی گئی محلہ کے لوگوں نے مجلس کے اراکین کو یقین دلایا کہ اس محلے میں ختم نبوت کا بھرپور طریقے سے کام کیا جائے گا اور مرزائیوں کی سرگرمیوں کو روکا جائے گا۔ محلہ رسول پورہ میں مجلس کا ایک الگ یونٹ بنادیا گیا ہے۔

خیر الفتاوی (جلد اول)

مرتبہ: مولانا مفتی محمد انور — نیا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے

- قدیم وجدید فتاوی کا جامع
- چالیس سالہ علمی تحقیق وتدقیق سے انتخاب
- افراط وتفریط میں راہ اعتدال
- مسلک اہل سنت والجماعت دیوبند کا ترجمان
- ہر فتوی بادلیل، ہر دلیل باحوالہ
- پہلا ایڈیشن ایک ماہ کی قلیل مدت میں ختم ہوکر ارباب تحقیق سے سند قبول پاچکا ہے۔
- جلد آرڈر بک کرائیں تاکہ تیسرے ایڈیشن کے انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

قیمت بمعہ ڈاک خرچ ۱۲۵/- روپے
بذریعہ وی۔ پی طلب کریں

ملنے کا پتہ

مکتبہ الخیر

جامعہ خیر المدارس ملتان۔ فون ۴۴۴۳۰ / ۳۲۷۸۴

فیروزہ شہر اور اس کے نواحی چکوک اور قصبات کے ۷۵ افراد کی ختم نبوت میں شمولیت

رانا محمود الحسن (نامہ نگار ختم نبوت) مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم مرکزی جامع مسجد صدر بازار فیروزہ میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا سید حامد علی نے کی اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی تمام جسارتوں اور ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے تمام مسلمان تفرقہ بازی چھوڑ کر متحد ہو جائیں اور آپس میں بھائی چارے کی فضا قائم کریں مزید مطالبہ میں کہا گیا کہ آج سے فیروزہ شہر نواحی چکوک قصبات علاقہ چولستان کے عوام قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں گے اس موقع پر ۷۵ افراد نے ختم نبوت کی ممبر شپ حاصل کی اور قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرنے کا عہد کیا۔ ختم نبوت فیروزہ کے ممبران کا چناؤ عمل میں لایا گیا ممبران میں سرپرست اعلیٰ سید حامد علی امیر علاقہ قادر بخش نائب صدر ماسٹر منظور علی سوہم امیر صوفی حافظ عبدالخالق اور جنرل سیکرٹری قاری محمد ہاشم نائب سیکرٹری سید ناصر محمود خزانچی صوفی حامد علی اور نشر واشاعت سیکرٹری رانا محمود الحسن تبسم منتخب ہوگئے

کے فرار کا اعلان کیا تو کانفرنس ہال نعروں سے گونج اٹھا۔

- — کانفرنس میں سب سے آخر میں مولانا اسعد اللہ عباسی امیر عالمی مجلس ختم نبوت مری تشریف لائے جو ائیرپورٹ سے سیدھے کانفرنس ہال تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔
- — بنگلہ دیش خانقاہ سراجیہ کے بزرگ رہنما مولانا محمد محمودی نے حضرت الامیر دامت برکاتہم کے حکم پر اختتامی دعا کرائی اور ان درخواست پر حضرت الامیر نے دعا کے آخری کلمات ارشاد فرمائے۔
- — یوں بخیر وخوبی سے چوتھی سالانہ عالمی مجلس

ختم نبوت لندن اختتام پذیر ہوئی شرکا نے عصر کی نماز پڑھی اور قافلے آٹھ بجے شام روانہ ہونے شروع ہو گئے۔

اپنے زیورات تک دیئے اب اس کے فروخت کرنے کا حکم صادر ہوا۔ اب مسجد کا نام انہوں (محمود احمد) نے مکان رکھا ہے۔ وہ مکان یعنی مسجد کے فروخ کا روپیہ آئے گا تو قرض خواہوں کا قرض ادا ہوگا۔ دوسری طرف مجھے یہ یقین نہیں آتا کہ وہ قوم جس نے مسیح موعود (مرزا صاحب) اور مولانا نور الدین (خلیفہ اول مرزا کا فرشتہ) جیسی نفیس اور پاک ہستیوں کی آنکھیں دیکھتی ہوں گی۔ (واقعی دیکھتی ہوں گی کیونکہ دونوں بدروحیں ہیں۔

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۴ء

مرزا قادیانی کے بیٹے نے خوب یورپ کی سیر کی خوب خنزیر کھایا کیونکہ ان کے والد خنزیروں کو ختم کرنیکا دعوی کرتے کرتے مرگئے۔ بیٹے نے خنزیروں کو کھا کھا کر ختم کرنا چاہا لیکن اب بھی پورا یورپ خنزیروں سے بھرا پڑا لیکن قارئین کرام کو ایک امید تو ضرور رکھنی چاہیے کہ کم از کم انگلینڈ کے خنزیر مرزا قادیانی کی ذریت ضرور ختم کر دے گی۔

۲۔ مسیحا :۔ ڈاکٹر اور حکیم کو مسیحا کہنا اسلام کی توہین اور عیسائیت کی تبلیغ ہے۔ مسیح کا مطلب کہیں بھی ڈاکٹر یا حکیم ہونا ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید کے مطابق مسیح کا مطلب ابن مریم ہے لہذا اس اصطلاح کی بجائے محمدی یا محمدین کہنا ہوگا۔

۳۔ محمدی یا الملائکہ :۔ ڈاکٹر یا حکیم کے معنی میں نئی اصطلاح گھڑی گئی ہے

۴۔ روح کی حقیقت :۔ انسانی جسم میں موجود مادہ جنسیہ ہی انسانی روح ہے۔ (تبصرہ پھر بچوں کی زندگی یا جوان کی اچانک موت کا کیا سبب ہے۔

۵۔ کعبۃ العظمی :۔ ہڈیوں سے ڈھانچہ کو کعبۃ اللہ یا کعبۃ العظمی کہا جاتا ہے اور کعبۃ العظمی یعنی انسانی ڈھانچہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ بالائی ڈھانچہ بلد امین اور زیر جسم اسفل السافلین کہلاتا ہے۔ تمام ڈھانچہ ہڈیوں کے مختلف جوڑوں مثلاً قیام، رکوع، سجود، قعود اور تحریمہ کے اتصال سے بنتا ہے۔

۶۔ حرم :۔ سر یا کھوپڑی کو حرم کہتے ہیں۔

ج: راحت و آرام اور سکون و اطمینان سے۔

س: روح کسی ایک جگہ یا مقام پر رہتی ہے یا کسی اور مقام پر بھی آجا سکتی ہے؟

ج: برزخ میں آنے جانے کی بھی اجازت ہوتی ہے۔

نوٹ: برزخ کے حالات کے بارے میں کوئی قاعدہ اور ضابطہ بیان کرنا مشکل ہے۔ بس اللہ تعالی ہی بہتر جانتے ہیں کہ کس کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان تحقیقات کے بجائے کام کی بات یہ ہے کہ موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کی جائے اور دنیا کے مشاغل حتی الامکان کم سے کم ہوں۔ حق تعالی شانہ اپنی خاص رحمت سے ہمیں معاف فرمائیں۔ ہمارے گناہوں سے درگذر فرمائیں اور رحمت و رضوان کا معاملہ فرمائیں۔ آمین۔

ہے، نظر کو تیز کرتی ہے، حاجتوں کو پورا ہونے میں مدد کرتی ہے، قبر کو کشادہ بناتی ہے، مسواک نہ کرنے والوں کا ثواب مسواک کرنے والوں کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور فرشتے اس کے بارے میں ہر دن کہتے ہیں کہ یہ شخص انبیاء علیہم السلام کا اقتداء کرنے والا ہے، ان کے نشان قدم پر چلتا ہے، ان کی سیرت کا متلاشی ہے، اس کی طرف دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ مسواک کرنے والا شخص دنیا میں گناہوں سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے اور موت کا فرشتہ روح نکالنے کے لئے اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے۔ بعض عبارات میں ہے کہ جس صورت میں انبیاء کے پاس آتا ہے اس صورت میں آتا ہے۔ مسواک کرنے والا دنیا سے نہیں جاتا، مگر اس وقت جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کی شراب سے پی لے اور وہ رحیق مختوم ہے۔ اور ان سب فوائد سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس میں حق تعالی سبحانہ کی رضا ہے اور منہ کی صفائی ہے۔

پہلے ذلت و خواری کا یہ عذاب انہیں سر محشر اٹھانا ہوگا۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس عذاب سے بچائے (آمین)

بھائیو! ہم سب کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ نماز کے بغیر اسلام کا دعوی بے ثبوت اور بے بنیاد ہے۔ نماز پڑھنا ہی وہ خالص اسلامی عمل ہے جو اللہ تعالی سے ہمارا تعلق جوڑتا ہے اور ہم کو اس کی رحمت کا مستحق بناتا ہے۔ جو بندہ پانچ وقت اللہ تعالی کے سامنے حاضر ہو کر دست بستہ کھڑا ہوتا ہے، اس کی حمد و ثنا کرتا ہے، اس کے سامنے جھکتا ہے اور سجدے میں گرتا ہے اور اس سے دعائیں کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالی کی خاص محبت و رحمت کا مستحق ہو جاتا ہے اور ہر ہر وقت کی نماز سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی زندگی گناہوں کے میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتی ہے۔ جناب محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بڑی اچھی مثال دے کر فرمایا:

بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ ہر دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل رہے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: حضور کچھ بھی نہیں رہے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بس پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے۔ اللہ تعالی ان کی برکت سے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

هوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلبا و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکما امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں، ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری
میں ۵۰ سالہ تجربہ کار